

हिन्दुस्तानी एकेडेमी, पुस्तकालय  
इलाहाबाद

वर्ग संख्या.....

पुस्तक संख्या.....

क्रम संख्या..... 62





ہمارے حقوق محفوظ ہیں

# اعینہ سکت دی

## جامِ حیات

مصنفہ

جناب سید میر عباس علی صاحب چیف ڈاءر کٹر گولڈن جوبلی کمیٹی

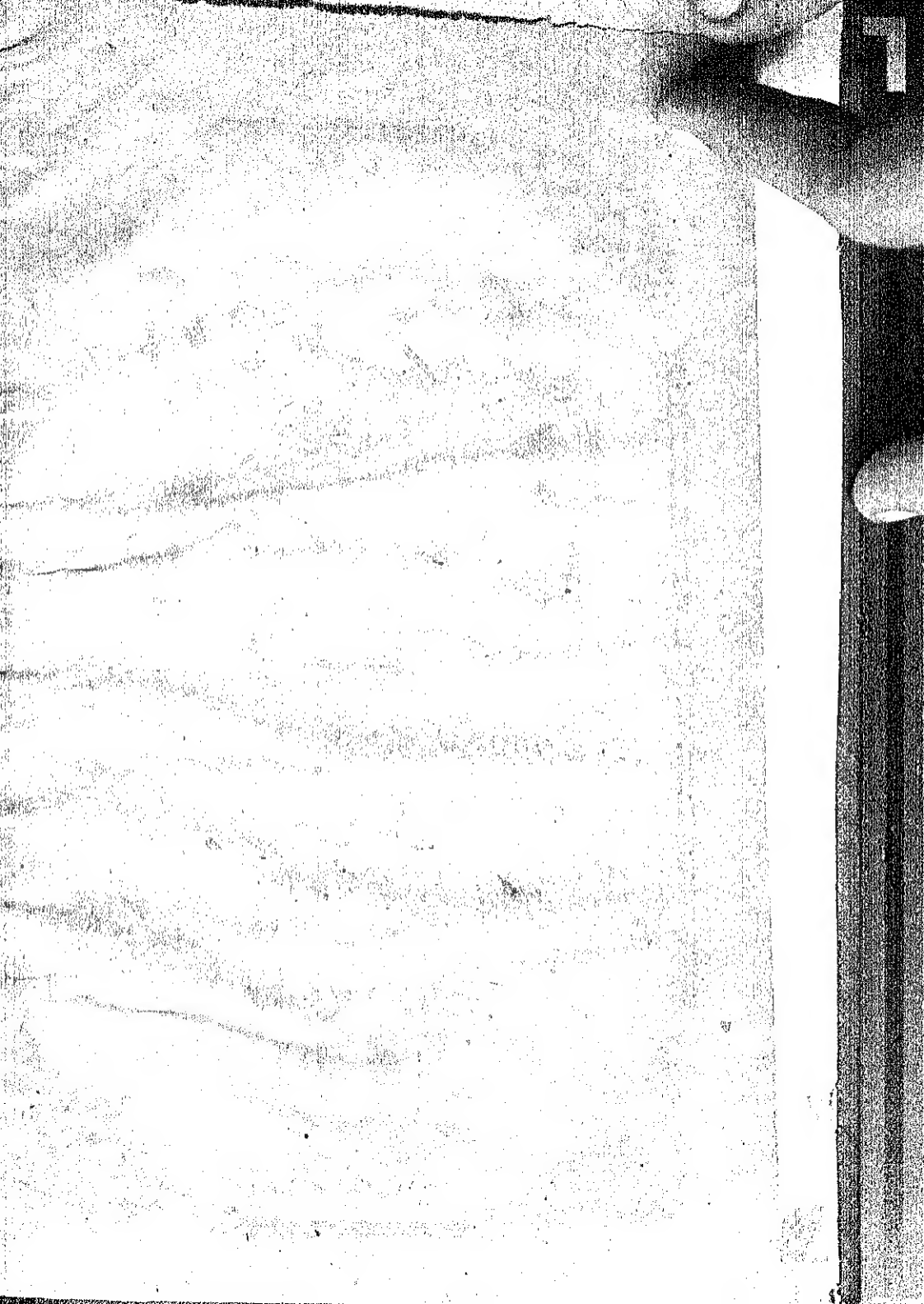
حسب فرائض

جے ایس سمنٹ سٹریٹ سنٹر پبلشرز تاجران کتب

لوماری دروازہ لاہور

۱۹۲۱ء

کریسی شیمپریس لاہور



۳  
مکمل ڈراما

آئینہ سکندری

ع

جامِ جهانِ نما

پڑہ پھلا

باب پھلا

محل

(شہزادی ماہ لقا اور شہنشاہ شمس کا بیٹے دکھائی دینا)

گانا سیدیاں

تم پر ہمیشہ رہے ہاں رحمت یزدانی۔ کوئی غم نہ پہلے نہ ہرگز ہر دم خوشی  
خوشحالی ہے رنت تم پر دشمن کی قوری ہو خواری مدد کرے وہ باری شاہ  
نہاری۔ بار بار دعا کرتے ہر گھڑی۔



ماہ نقار۔ اچھا قدر عور سی تو نے کی سیان رے۔

شمس۔ اے شمع رخسار تیرے جمال پر یہ دانہ وارفرا ہوں غلام ناخدریاں یہ بکھائی  
آپکی نازک مظلوم پر بہتر نہیں اور جو اس گلخ پسی کا ذکر کرتی ہو وہ کچھ آپکی ہم نہیں  
ماہ نقار۔ بس بس چلو گلخ سے یہ چر چلے کیجئے۔ دل بہالے میرے آگے ناگہ چھپاؤ وہ  
نہاری دامن تم کو اسکے دلہا ہو۔ میری دانست میں آدمی نہیں ہو جلا ہو۔

شمس۔ عاشق جاننا نہ سے اس طرح کی رکھائی ٹھیک نہیں آؤ ہم بغل ہو جاؤ۔ دل بہلاؤ  
مگر کچھ مطلق اتحاد نہیں ایسی باتوں کا اتحاد رشتہ عشق و دانش چھوٹ گیا تم نے تل ہمارا  
ہٹ کے بیٹھو دسراتی ہو س۔ دیکھ لی الفت آپ کی بس بس

اور سنئے مجھ میں ایک بڑا عیب ہے کہ وفادار ہوں میں دل میری پیاری دلہا  
ماہ نقار در خیال کیجئے۔ آپکی بدولت ملک چھوڑا سلطنت کا خیال چھوڑا پنجہ  
غم میں اسیر ہوئے جوگی بنے فقیر ہوئے اگر گلخ سے ملاقات نہ ہوتی تو تھارے  
قدم کا ہیکو نظر آتے۔ ریا یاں رگڑا کر جاتے۔ جان کا بچا ناقض تھا جو اس  
نے کہا قبول کیا۔ اپنا مطلب حصول کیا آپ کو ان سے کیا مطلب ہے۔ میں  
تو آپ کا تابعدار جان و دل سے نہا۔ ہوں وہ بھی خواہ حسین ہو خواہ بھونڈا  
نا چیز ہے۔ مگر آپکی نا خرید اکینہ ہے۔

ماہ نقار۔ چیر مجھے چھوڑ منظور رقی گلخ سے کچھ لال نہیں وہ تو میری ہمشیر ہے اسکی کیا نفی ہے  
دورا او سکو بوائے، مدت سے نہیں دیکھا میں بہتیرا۔ ہوں وہ پر سی وضو دار ہے  
شمس۔ ہاں ہاں آپکے کہنے میں یہ جان نہا ہے۔ تجھ کو بلا نہیں کیا عار ہے اور اُسے  
یہاں آنے میں کب انکار ہے۔

رہیں چھپا میں محبت کی وہ گلخ تو ہم نقار۔ خیر ہم لوٹیں محبت کے رے صبح و سہا  
فانقل۔ رشتہ ہے۔ ایک تندرستی تہا رنیت ذرا مجھے سونے دیجئے اور طبیعت کو بہتر آؤ  
شمس۔ ارے اٹھ کبخت یہ کیا میں لگائی ہے کیا تیری کبختی آتی ہے۔

فانقل۔ ہاں ہاں صاحب ذرا نیند آئی ہے بے درد فضا کی کیا جانے بیڑ پرائی  
شمس۔ یہ وقت خواب کا نہیں ہے رکاز ضروری دیش ہے جلد لا دجاؤ گلخ۔



**فلفل** یہ حضور پیاسہ کنوئیں کے پاس جاتا ہے۔ کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا۔ اگر آپ کو ضرورت ہو تو آپ جلے وہ کیوں کئے لگیں۔

شمس سارے ادا معقول سنئے گا بھی۔

**فلفل** جناب عالی آپ نے جو معقول و منقول کی بحث کی ہے۔ تو بات تو کمی طول سے کیا حصول ہر کو قبول کر کے فرحت شمول کیجئے۔ عین حصول کیجئے۔ بیفائدہ کافوں سے دل نہ لے کیجئے۔ اور اگر بھار کے کافہ سنئے منظور ہوں تو سن لیجئے۔ مجھ کو قبول و قبول معاول۔ کشتکول مال ٹول اور بھی کچھ عرض کروں لے غافل معقول۔

شمس بس بیل کو نالیکار یہ کیا لقا ہے تیرا اس بیہودہ گوئی سے دل نیرا ہے  
**فلفل** کیا نالیکار کے قافیہ کو درکار ہیں۔ تو بند کیے پاس وہ بھی ہتھیار میں سنئے سرکار۔  
بھولوں کا ہر کوہ خاف کا غار دینا کا کاروبار کا بلی انار بھلی کا شکار زخم کا فکا سا م  
کا آچار آپکا وزیر جان نثار فلعل کا قرار عاشق کا تار و زار سنگ مرمر مرہام  
کا بھار آبشار یوس و کن۔ اعتبار انتہا رناتک کا اشتہار آزار بازار بھارتیا  
یار دلدار مشوق کا سنگار اُبھار گھار ملار آخر کا جوتوں کی مار۔

شمس۔ ہاں آج کہا۔ جبک تو جوتوں کی مار نہ کھائیگا۔ تب تک خافیہ گوئی سے ہار نہ آئیگا۔ اب مجھے تکلیف کرنی پڑی۔

**فلفل** لیجئے انہوں نے تو پیٹ سے پاؤں نکلے جبک مجھ سے قصور ہوا اب جان ضرور ہو تو یہ توہر کی بھی کیا بری بات ہے نہ تو اس میں کھانے کا مزہ پیپے کی آسائش نہ سونے کی نہ بیٹھنے کی تیز ہے۔

گانا۔ (پیسے) بھرے بیٹا کا یہ غا۔ پیسے ملیں جو چاہ۔ پھر ہو بہار۔ پیسے کی بار ہتھیار رہو پیسے پاس بھوکے بھرے اس پیسے یا نہ ابدار ہوگا بیڑا پار۔ بنا دے شاہ پیسے بڑھا دے جاہ۔ پیسے کی داہ واہ۔ پیسے میں جو چار چور ہو بھی کرے پیار پیسے کہہ کہہ دور جا گھر سے بے شعور جو قوم کا دہیل دولت رکھے قلیل۔ سب خاص و عام کریں سلام۔ کسینکے۔ عزت اور ندر سے بنے جلیل بے زور رہے۔ پیسے پیسے کی داہ واہ داہ۔

پیسے لگیں جو ہاتھ - خیرات دس لاکھ - دوزخ سے دور - پاویں جو راہ اختیار  
 پیسہ نہ ہو جناب - چوریں کریں شتاب - لوٹیں بہار ہو دین غوار کھاویں مار  
 دوزخ بھی دے یہی جنت بھی دے یہی - پیسہ پیسے کی واہ واہ -

شمس - یہ کیا لگایا نا بیکار تو بے محل شور و پکار -

فضل - ہاں بھر کہو نکا بار بار پیسے سے بڑا ہے وقار جو پاس ہوتے میرے دام تو  
 کیوں کہتا میں غلام - جو بات سچی تھی کہی وہ میں نے لا کلام -

شمس - یہ سانگ چھوڑے ادب تو لا بلا پری کو اب نیک گار نہ میرا کار تو چھوڑ دوں سر کو جو تے  
 فضل - بس لاتا ہوں ابھی بلا - ناحق نہ ہوں آپ خفا -

شمس - مار نکا کوڑے سن اسے جو عذر رستی تو کرے -

ماہ نقا - بھلا فضل تو پیسہ لیکر کر لگا -

فضل - شوک باش و خروش باش دیا سنگ مروانہ باش

ہر چہ باشی باش لیکن اندک زردار باش

پیسہ جو رنگ ہو - کیوں ہاتھ تنگ ہو - ہر روز رنگ ہو یا وہ گلزار

پیسہ کو پاؤں گر کر شادی مکر کروں میں مہنگ گوری سی نار سے

ماہ نقا - اچھا تو گلے کو بلالا - میں تیری اچھی طرح سے شادی کر دیتی ہوں -

فضل - شادی جو موری ہو دل میں بھی گوری ہو - اپنے سنگھار سے

لا بیسے سے بال ہوں موٹے سے گال ہوں آنکھیں بھی لال ہوں گویا

ماہ نقا - اب تجھے گوری دل میں چاہئے اچھا میں تیری گوری بیگم سے شادی کر دیتی ہوں

فضل - جلدی بلا لاؤں ساتھ ہی لگاؤں - پرسی اڑا لاؤں - شیریں گفتار سے

تم دو نو بیٹو یا بیٹ اور ہم ننوں میں ہونٹ لو بوس و کنار سے

گنا ماہ نقا - جسو کا کل نہ تیرے بیٹو نہ زور سا لگاؤ - پس مردن بھی اس کے موبو کا سوا ہوگا

و گل ہر گل سر رنگ ہو کر لگا اور کچھ پیدا ہو شب کو آپ کے فرش نزاکت پر بیا بگا

اگر عکس لب نلیں تیرا بڑھاؤ تھوڑا - تو جیکر رشک ہو رنگ محل کا خود تر مابو

تیرے گیکو بل خالی نہیں ہے ہر جگہ شیک - کسی کو دکھ کوڑے مار کر اس کے کسا ہوگا

گناہ شمس کوئی نیز چلا خچر چار تلوار چلے دار جو رکھتے ہوئے لنگہ یار چلے  
تھے جہاں پر وہیں آہنیچے جو سوار چلے جتو میں تیرے ہو صورت پر کار چلے  
مٹتے مٹتے بھیڑ کو جو مشایا ایسا کر کے آخروہ میری فکر کو ہوار چلے  
گلرخ گناہ کیوں جی بند سی کو بلوایا اسنا احسان کیوں فرمایا کئے دھیان میں کیا ہے آیا  
پہلے دشمن تھا ٹھیکر آیا۔

ماہ لقا۔ اُلٹی تہمت ہم پر لائیں۔ باتیں گھڑ کے دل سے آئیں جیتیر تم نے کیا ادا  
اچھا نہیں سیکھ کے آئیں۔

ٹھیک نظر کے صاحب ٹھیک نظر آئے تم بھی انہیں کے گائے۔  
گلرخ۔ جھکو تم سے کیا رنج ہو رجب میں ہی تم جا کر لائی۔

ماہ لقا۔ ماں جی صاحب آپکے باعث میں نے اتنی عزت پائی۔  
گلرخ۔ میں تو سیدھی کنتی ہوں تم دیکھو صاحب انکی رکھائی۔

ماہ لقا۔ میاں بیوی دونوں سید ہے دیکھی میں نے سب جیرائی  
شمس۔ جھکو تو جو تم سو اُلٹ جھوٹ کوں تو ہوں غارت دور کرو تم دلو کلفت۔

ماہ لقا۔ تم بڑے ہشیار ہو واہ جی سرکار واہ ماں بہت مکار ہو واہ جی دلدار واہ۔  
گلرخ۔ شادی کلمے تیرا شور تو بھی اسکی پیاد سی دلبر بند سی دونوں سے جھکترن لے

میری جان پیاد سی۔

ماہ لقا۔ گلرخ پر سی آنت کی بہری۔ تو تو عجب بے پردہ دلیر نظر آئی۔ پرستان کی ناک کٹائی  
بھلا یہ بھان کرنا کیا ضرورت تھا۔ سیدھی طرح کہہ یا دو تاکہ ہمارا پس خوردہ ہو تو مجھے

تمہارا فقرہ چٹنا کب منظور تھا۔ خیر آدمی کچھ بھوکے سیکھتا ہے۔  
گلرخ۔ اے میری پیاد سی ہمیشہ ناز اوس پر سیکھیے جو آپکا ناز بردار ہونا حتی میری

کانہ مار ہو۔ میں کہہ چکی ہوں کہ تم دو لو کہیں ہوں۔ بند سی ناچیز ہوں۔

ماہ لقا۔ تم تو میری پیاد سی ہمیشہ ہو۔ بڑی سوت اور صاحب تو تیر ہو۔  
حاصل۔ تم ان ہمیشہ ہو اور وہ تمہاری ہمیشہ ہے مگر ہمیشہ کہاں ہے۔ جس سے شادی

کرنے کا وعدہ ہے۔

ماہ نقار کوئی حاضر ہے ہاں جی۔ بلاؤ گوری بیگم کو (گوری بیگم کا آنا) سے  
 ملے دونوں دل اب تو شاد ہیں ہم خدائے فضل سے آہا دہیں ہم  
 سہیلی۔ بہت خوب لیجئے حاضر ہے۔  
 خدایا انہیں تو دل شاد رکھ نہ ہمیشہ ان کو تو آباد رکھنا  
 گوری بیگم۔ کیوں بی بی کیا ارشاد ہے۔  
 یان دکاؤشی نہیں غم سے سوا ہے ہستی ہوں میں آپ کو کیا ہے  
 فاضل۔ دل نہ کیا یہ زیادہ ہے۔

ماہ نقار۔ میری طرف سے مبارکبادی ہے۔ میان فاضل سے تیری شادی ہے۔  
 بچہ کو دامن مبارک کیوں اب تو دل شاد ہے۔  
 فاضل۔ ہاں جی شاد ہے۔ اتحاد ہے۔ اعتماد ہے۔ صاحب اولاد ہے یہ تو بڑی آواز  
 فاضل کا دستاد ہے۔ جلوہ گاہ سے ہاتھ ملاؤ۔ خیر چھری خربوزہ پر گری تو کیا خربوزہ  
 چھری پر گر تو کیا۔ مثل ہے بڑبستی بیل بڑبستہ دو۔ چھڑتی ہینڈولی چڑبستہ دو۔  
 (دونوں گاہاتھ ملا دینا)

گلرخ۔ کیوں بہن اب اعازت ہے۔  
 ماہ نقار۔ خدا حافظ صبح جلد آئیے۔  
 گلرخ۔ جس کے پہلو میں ہو تم اس کا نصیب چھاپے میری انت میں سو قیبا چھاپا  
 ماہ نقار۔ کھائی تو قسم ہم ذکر پر پیر کر بیگے گران کی بھی پھر جلد طبیعت نہ مڑا  
 گلرخ۔ شوق کہنے کو اندوختہ ہوتا ہے ملے پر تیر سو بھی دو سو ہوتا ہے  
 ماہ نقار۔ تیرے تو آپ نے مڑے چکھا ایسا چھوٹا میری ہلاک کرائے۔  
 گلرخ۔ یاد رکھنا کہ جل میں آؤ گی۔ یہ کھانے کے تم بھی کھاؤ گی۔  
 فاضل۔ مثل ہے جسے پیا چاہے وہی سہاگن کھلائے ا جی یہ کھائیں یا نہ کھائیں کچھ  
 منہ میں کیوں پانی آتا ہے۔ اتنے روز آپ نے کھایا یا تو کبھی دن کو نہ پلا  
 بھلا یہ تو ذور نہیں مگر میں تو موجود تھا کچھ کبھی دسترخوان پر باد نہ فرمایا  
 سب حضور یہ از برادر دور۔ اب انکا کھانا تمہارے منہ میں کیوں آتا ہے

چلو اب میں بھی جاتا ہوں را در آپ بھی تشریف لیجئے شہزادہ صاحب  
 آرام فرمائے۔ دروازہ بند ڈیوڑھی سمور بھیا جی پردہ چھوڑ دیا رہ نک گئے۔  
 (درونگا جانا مر جان پر ہی کا نہ میں سے نکلنا) شہزادہ کو دیکھ کر  
 گانا۔ ساری دنیا میں فقط بھیا یا مجھے لکھا جاتا ہے اسکی صورت پر خدا میں نے نبی ہو جانے والی  
 نام ہو مر جان میل اور میری ہوں بھیا ل سید دنیا کا برستنا میں مجھو آیا خیال  
 ہاں ادھر ادھر حلیت عورت آئی موری سواری رہے۔

صورت مورت پیاری پیاری رساجن سو یا مورا رہے ہاں۔  
 ساتھ لیجا کر پستان میں سے ہاں افتخار۔ وصل کے لوگوں مری حاصل دولت سفینا  
 کیوں منہ میں بانی بھرا جو جو ہو بولن لار۔ جسکے گلزار کی ٹوٹو لگی میں ہر دم بہار

## باب پہلا پیرہہ دوسرا

### مکان فلفل

گانا کالی بیگم

نہیں آیا بھی تک کیوں فلفل نہیں آگھار رہا ہے بالکل دل  
 چھوٹا چھوٹا فدا اور ٹیٹھا ٹیٹھا چرو گورے گورے گانا تو نیو کا لے کا تو تل  
 چھوٹا وطن بھی فلفل کی خاطر اب تو رہو لگی سدا بل بل

میرے بارے میں گلسا فلفل و فادار کا مجھے اعتبار ہے کہ جب وہ شہزادہ کے کا دربار  
 سے فراغت پا گیا۔ میرے بستر پر استراحت کے لئے آجائیکا۔ اب تو میں جلتی ہوں  
 نیند تو نہ آئی ننگی کر وٹیں دیدتے بدلتے پڑ رہتی ہوں۔ (فلفل کا گوری کے ساتھ آنا)  
 گانا۔ رکھو لگا ہنوں میں تم کو چھپا کر تم کو چھپا کر بی بی سرسنا کر۔ بی بی کی خاطر تباہ  
 سے جا کر لاؤنگا اطلال و منحل و مشرود و مرو جی بی بی میری ماتھےوں سے اپنے  
 میں تم کو چھپا کر۔ میں دیو لیکھا۔ قلیہ و قور ماور و لی جی بی میری اتنا امر غی  
 بی بی تم کو کھلا کر میں کھاؤنگا بھیا جی وکد و بھٹا ہی و مرغی جی بی بی میری سون

کو تیزی سے آگے بلا کر میں لاؤنگا۔ جوتے ولایتی دنگھوٹے ولایتی جی لی میزری۔  
**فلفل** رشل مشہور ہے جیسی روح ویسے فرشتے۔ میرے مالک نے مجھے دو چور دن کا مرد کیا۔  
 ایک سفید اور ایک سیاہ جیسے شب و کچور اور پیرانہ عیار ایک بمشیرہ حور اور دو  
 اور ہنسپا سورہ ایک بادم تو ایک کالی کچور۔ ایک گلابی انجیر ایک حبشی انگوڑ ایک  
 جامن تو ایک جام۔ ایک اٹلی تو ایک آم۔ ایک تیتڑ تو ایک کوسلا۔ ایک خاستہ تو ایک  
 جنگل کو ایک حبشی تو ایک فرنگی۔ ایک رنگبار تو ایک لہان۔ ایک آسمان تو ایک  
 ماہیانہ ایک زہرہ تو ایک بھاڑ تارہ۔ اسبطح پر اور تیشی سن لیجے۔ ایک اسطبل  
 کے دو گھر سے ایک شکی تو ایک نقرہ ایک آسمان کے دو تارے ایک نعل تو ایک  
 نذر۔ ایک جنگل کے دو جانور۔ ایک ہرن تو ایک سائیر۔ ایک باغ کے دو پھول۔ ایک  
 گل موئیہ دوسرا گل سوت ایک ظلم کی دو دو ایشیں ایک گندہ موئے کی دوسری سنگ مرمر  
 کی۔ فلفل صاحب کی دو ہدیاں ایک محبوب ایک محبوب۔ رشل ہے دروغ کو را حافل  
 نباشد کما شک کالی کو گوری سے تشبیہ دیکھا دے کیونکہ خدا کی ذات بے عیب ہے۔  
 اور ہر کسی میں عیب اور عیب ہے یا تو یہ ہے کہ دو ہدیوں کے رہنے سے بڑا ہی آدم  
 ہے۔ اور عاقل کو اشارہ کافی ہے سنئے حضرت خدا کی قدرت دو ہدیوں کی عزت بچ  
 اوپر سے فلفل کی محنت کیوں نہ ہوگی۔ پھر اولاد کی کثرت۔ لوجی میان فلفل جی نو۔  
 کھانے کو ہونہ ہو مگر سال میں دو دو بچوں کے باپ تو بن لو۔ (آنا کالی بیگم کا)  
 گانا کالی بیگم۔ میرے ایلیے ساجن مجھ پر سوتن کیوں جی لائے میرے ایلیے کیا میں  
 اندھی نہ تھی رکیا میں ایسی تھی۔ مجھ پر سوتن کیوں جی لائے دیکھا کہ علوا ہتی تھی  
 بلا میں سوسلیش تھی کیا کیا خدمت کرتی تھی۔ مجھ پر سوتن کیوں جی لائے۔ میرے  
 گوری بیگم۔ کیوں رہی راندا کالامنہ صدقے کا بکرا اور عورت کھات کا چھکر کیسے پیاری  
 مونی کہتی ہے۔

آئینہ لیکے ذرا دیکھو کہ صورت اپنی      بچہ پہ کھلایا کی جو کچھ ہے کدورت اپنی  
 کا کی صورت یہ یہ انداز یہ نخرہ کیا خوب      کچھ تو بچیاں لے کھوئی حقیقت اپنی  
 کالی بیگم کے کالی کو کیوں جانی بڑا کالی سر تو عالی ہے۔ کھوئے آنکھیں دیکھو اندھی آنکھ کی نیلی کالی ہے

قلقل - دادہ دادہ بیگم خوب کئی

گوری بیگم سے چلی میں ایک نور ہے روشن جب سب اوس کو بولے جوت

نور ہے اوس کا سارا پھیلا جس سے دنیا جگمگ ہوت

کالی سے جب تک سر میں بال ہر گام کو سمجھو پھیلا نور ہے او چلا چونڈا جب ہو جاو کتے ہیں سب نانی جان

گوری سے پہلے بان اور سفیر چونا لالچی کو در چار مال میں کئے اب گوری سوئی ہی پوش ہو گئے یار

کالی سے رنگ فلک کا لاجس سو بدل بھی ہم پائے ہو - کالی نہیں پر سے پانی جس سے پیرا پیدا غلہ ہو

گوری سے سونا پھیلا سفید چاندنی موتی کا ہر وہ پنا - سولہ سو سنگد رنگے ان چپروں نے یہی کام کیا

کالی سے کبھی ملا دھل ہو ہو کا سیاہی نے تلوار - لوٹا جب تک کام نہ دیکھا سونا چاندنی جو بے کار

گوری سے گوری صورت کا ہر وہ پنا - گر نہیں کھڑے - دہلے کھلے بچے ڈے ہر پہلے لکے بات

کالی سے کالی سے نفرت گرتی کالی بونچہ بھی ال - کالاکھاپان میں کھا کر کیوں کرتی ہے منہ لال

گوری سے کالا کالا کیا بکیتی ہو کا - نو ہم نام نہ لیں - کالا کو کالی بکری کالی مرغی صدقے دیں

کالی - رنجے صدقے میں دوں تیرے ہوتے سوتوں کو صدقے میں دوں - موتی یہاں کس

کو صدقے میں دیتی ہے - کیوں رے مرے بچے لا کر ایسی ویسی آزاری باز اری

عورتوں سے گالیاں کھلو ان سے نہیں ایسی ویسی نہیں ہوں چار دڑھی اور چار

چونڈے والے ساتھ آئی ہوں - دیکھو جو انارنگ ہیں تیرا کیا حال کرتی ہوں -

گوری - بکھت بد نصیب تیرا ستیاناس ہو میں نہی دلہن میری کوئی بھائی تھا دل اور یہ دکھ اور

تو چپکا کھڑا دیکھتا ہے اور یہ کل موتی سورت برابر کھڑی ہو کر کوس رہی ہے

اوجاڑ سورت اگر ایسا ہی تھا تو مجھے کیوں لایا اب میں تیرسی بھی جان لو گئی اور

اپنی بھی جان دو گئی - (دونوں کا قلقل کو مارنا)

قلقل - مارے بس مارے بس کوئی ان کو مار ڈالے مارے مارے یا اللہ تو بچالے ایسی

جوروں کو خدا جہنم میں ڈالے کوئی آکے مجھے بچائے لے ابو ابو ابو -

وزیر - ہاں ہاں یہ کیا شور و فغاں ہے کیوں خبر نہیں منتقل شاہی مکان ہے رات زادہ

ہو گئی ہے - شہزادہ کی بدحوالی ہو گئی - پھر سمجھو تو کیسی فریادی ہوئی -

منتقل - سچی ہے پڑے آدمی کی خبر کے پاس قبر نہ ہونی چاہئے - اور گھر کے پاس گھر نہ ہونا



جا پہنچے۔ جان روئے دہونے کی منہا ہی ہے۔ گھرا اپنا حکومت پرانی ہے ماں  
صاحب دونوں عورتوں نے مجھے مار لیا ہے۔

وزیر۔ کس لئے؟

فلفل۔ مثل ہے۔ دہلی ملی چوہوں سے کان کٹائے۔

وزیر۔ پھر دو جو۔ وہیں گدا اسطے کہیں۔ کیا کا انجام معلوم نہ تھا۔

فلفل۔ میں نے اپنی آسائش کے واسطے دو جو روئیں کہیں مثل ہے آدمی کو چھوڑ دیا  
کو جائے۔ آدمی رہے نہ ساری پائے۔

وزیر۔ آسائش دیکھی۔

فلفل۔ ماں صاحب میں نے خوب آسائش دیکھی اس نرندی بریانی سے تو یہ جلی روٹی  
ہی ٹھیک تھی۔ بھلا تو فرمایا ہے کہ شہزادہ صاحب کی بھی دو جو ہیں۔ اولیٰ کو بھی  
مار پڑتی ہوگی تو پھر میں تے مار کھائی تو کیا بُرائی کی۔ اور سینے صاحب زن ملین۔  
زر قصبہ ان چاروں کے گھر۔

وزیر۔ استغفر اللہ کیا اُلٹی سمجھ ہے۔ اسے شہزادہ کیوں مار کھائیگا۔ اور دو کپڑے  
مارے لگیں۔ وہ تو دونوں بیبیاں شریف ہیں۔

فلفل۔ شریف ہیں کیا وہ شہزادہ کا کے پرورش پائی ہیں راجہ شریف یا گلہ گر شریف کی رہے  
والیاں ہیں۔ حضرت بابا شرف الدین صاحب قبلہ کی پہاڑی کے اوپر جا کر ہی ہیں۔ جو  
شریف ہو گئیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو یہ کام ہم بھی کر سکتے ہیں مثل ہے اندھا کیا  
چاہے دو آنکھیں۔

وزیر۔ میان فلفل جو ہر شرافت اور ہی چوڑ ہے۔ جو مخصوص شریفوں میں ہوتا ہے۔ یوں تو ہر  
فرد بشر خالی نہیں۔ شریفوں میں جو ہر شرافت اور خدیوں میں جو ہر مذالت ہے  
فلفل۔ مجھے یہ خبر نہ تھی کہ آدمی میں بھی جو ہر ہوتا ہے۔ ورنہ کسی آدمی کو مار کر جو ہر نکال لیتا  
اور بہت ہی بڑا جو ہری بن جاتا۔ تمام جو ہری نگلی کے یا شہنشاہوں کا جو دہری کھاتا  
بھلا یہ تو فرمایا ہے کہ میرے بعد بھی جو ہر رہتا ہے۔ یا لگیل جاتا ہے۔ اگر رہتا ہے  
تو تمام قبرستان کہو در بہت ہی بڑا فلفل سیٹھ بن جاتا۔



وزیر۔ اُو ہو گیا ہے۔ میں کیا کر رہا ہوں۔ اور تو سمجھنا کیلئے اسے اُو وہ جو ہر علیحدہ ہے  
یہ جو ہر نہیں جو تو نے فقور کیا ہے۔

فلزل۔ میں ابھی تو میں آدمی تھا اُو کیسے ہو گیا کیا میری دم نکل آئی۔ جو آپ اُو کہ رہے ہیں  
وہ آنکھوں کے اندھے کان کے بھرے سر کو نکلے سو رہے۔ اگر مجھے اُو ہی سمجھنے ہو اُو اُو  
کا چٹو سمجھو گو کہ میری عمر کم ہے مگر بہت سے سفر کئے ہیں۔

وزیر۔ اب اتنی ہی کسر بگنی ہے کہ دم نہیں ورنہ تیرے بچھا ہوں میں شک ہی کیا تھا۔  
فلزل۔ ان بیشک بیشک خدا کی دینا ہے وہ بھی دید لگا جس کی نقدیر نہ بدست ہے۔  
نکل آئے گی میری یا آپ کی۔

وزیر۔ بس بس نامعقول۔ گھرے کی جھول۔ کیوں باتوں میں ملول کرتا ہے۔ چپ بیٹھا ہے  
کہ ابھی مر ت کر دوں۔

فلزل۔ اُو صاحب ہم نامعقول فلزل گھرے کی جھول اور یہ ہمارے حضرت وزیر بدست ہیں  
پڑے پڑے معقول و منقول لیے چوڑے ماتھی کی جھول اور ہم نامعقول۔ بہت  
بیری کی جھول تیرے منہ میں خاک دھول بکائیں کے جھول۔

وزیر۔ کالی بگم تم ملی جاؤ لڑائی بی جان جان کے پاس حسب دستور ہو چپ فلزل بدست  
تو انا۔ اُو وقت بھگڑا کر نا ٹھیک نہیں گوری تم بھی اپنی بی بی ماہ لقا کے پاس  
تپاس قیام کرو۔ ناحق۔ فلزل کو نذیر نام کر رہا دو لون کا۔

گانا فلزل۔ پناہ خدا کی پناہ کی عورت پر عورت اٹھا ئی اذیت کیا خدا کی پناہ  
نکاح ہوا نکاح تب عورت نے ڈانٹا۔ کہ لا وال آٹا۔ پٹا۔ گھر خدا کی پناہ  
شادی ہو کی دوسری شادی۔ ملی۔ اس کی دادی دو ٹائی مجادی سرسرخ خدا کی  
تباہ ہوا میں تباہ ادھر اس سے کھینچا اُدھر اس نے نیچا۔ پٹا۔ سر خدا کی پناہ  
قہا ہوا میں فنا یہ دو لون میں جاہل۔ پڑی اب تو مفلح میرے سر خدا کی پناہ  
بس تو یہ کی میں نے تو یہ ان دو لون کو جھوڑا جلے ایسا جوڑا چھٹا گھر خدا کی پناہ  
وزیر۔ خود کر دو راعلاخ نیت اسوس نہ کر جوش دلی امر تھا ہو گیا نگہ یاد رکھو  
اگر نیک بودے۔ انجام زن زناں نامزن نام بودے نزن

عورتوں کی بیوفائی اور بد خوئی آشکار ہے مردوں کو کب یہ ذوق اور یکساں  
گوارا ہے۔ پھر اس پر طہ ایک کو کڑوا کر ملا دو سرچیم چپا معاشرے سے کانی بیگم  
کیا آپکی جان کیسے اسطے کم تھی۔ ہونئی ذلیل گوری بیگم کا چڑھا آیار مسرہ نادانی کا  
جن سوار ہوا رات دن کی دال جوتی بٹی خوب کٹ کٹ پچی۔ اس پہنکے شلغم  
سے تو سانولی سلولی پہلی بیاہی ہوئی بیوی ہی اچھی تھی گئے نماز بخشو نے  
کٹے روزے گلے پڑے۔ یہ تیری نادانی کا نتیجہ ہے۔

نوکر۔ خداوند نعمت کیسے عرض کروں محل میں ماتم باپے شہزادہ غائب ہو گیا ہے  
شہزادی کی حالت ابتر ہے اس لئے آپکا تشریف لیجانا بہتر ہے۔  
وزیر۔ یا ابھی یہ کیا تیاہی یا خدا یہ میں نے کیا سنا۔  
فلسف۔ آئیں اس گل دیگر شکفت۔ چلو ہم بھی چلیں گے۔

پادشہ پہلا پڑہ تیسرا

محل شہزادی لقا

(نقاد و مکرخ کا تمغین بیٹھے، نظر آنا اور سیلیون کا تسلی دینا)

گاہا سیلیلیاں۔ کاسے غم کھاوے رلاوے جانی جان تو رہے جاتیں ہم سب  
واری رہے۔ گلشن کے پھولوں کی جھاڑن۔ میں دیکھ کے آئی ہوں پھر  
پیرا داس۔ جل جل کے کل کل تو بیکل ہوئی ناہی ساجن کے ملنے  
کی آس۔ اُنفت محبت و چاہت نے نلکہ یہ آذنت مصیبت دکھائی ہے  
مردنہ کی صورت کی رنگ کدورت نے رنگت نراکت اڑنی کا ہے  
اب آنا و زار سی نہ کہ میری پیاری کہ باری سے یہ درگاہ

سمجھ اپنے دل میں ملے آجکل میں جو چاہے تیرا گھلاوے گاہے غم کھاوے  
گاہا و تیرے۔ لے لی بی کیسا شہم ہے کہ بیجان کرے ہم کو غم کہاں ہے۔ وہ مشاہدہ عالم ہم  
سہیلیلیاں۔ ہوا گم وہ بستر سے بس ایک دم۔ کہوں کہ جو دل پر ہے غم۔

دربار سی۔ الٰہی تو کر دے کرم۔

و نہ پر یہ کی سطح کی گزری ہے وار دارت

سہیلیاں۔ عمل کی کا آدھی گزری ہوئی

دربار سی۔ بہت ہے غم و الم ستم جو آفت ہوئی ایک دم وہ مالک ہوا گم تو کیا حسینؑ

اسے ایک دم تو دیکھینگے ملک عدم۔

گانا نا تھا۔ جاں یہ الم ستم ہوا مانے ہم پر عجب غضب ہوا۔ دلبر طے کیونکر بھلا جا میں کہہ

ہم سے چھوٹا سا نور یا مانے ملا سوک سب ہوا۔ دلبر طے کیونکر بھلا جا میں کہہ

صد غم فرقت کے اٹھا نہیں جلتے وہ زخم لگے دل پر جو کھائے نہیں جلتے

جب کام بگڑتے ہیں بنا نہیں جاتے لگ جلتے ہیں جو داغ چھوٹائے نہیں جاتے

تدبیر نہیں چلتی ہے تقدیر کے آگے سب پہنچ تھی اس نجات کی تحریر کے آگے

گانا دیگر۔ مانے مورے پیتم مانے مورے پیتم تم کون لگی میں جگے۔ پرتاد

ہے یاد نہ تار سی کئے کون بننا یہ سہاری لگی برہا کی جگر کٹا رہی نکلتا ہی

جان بچا رہی مانے مورے دکھیا کونا میں نہ پاؤ آؤ پیا مو ہے۔ در سن کھلا

چیری کو ناحق نہ تاؤ مانے مانے مانے مانے مانے۔

گلرخ۔ اب رنج و ستم ہم کو اٹھانا ہی پڑیگا غم کا مزاجی ایسا کہ کھانا ہی پڑیگا

دل کو تپ فرقت سے جلانا ہی پڑیگا بیہوش ہیں پر ہوش میں آنا ہی پڑیگا

ہمت ہے تو بجا بیگم چھر گوہر مقصود چل چھر کے کہیں ڈھونڈ لکائیے مقصود (نا فاضل)

گانا فاضل۔ ابا ابا کے آئی کیسی کھڑی ابا اور سے کیسی بھلی پڑی۔ دیکھو دیکھو کچھو۔

آنسو دیکھی چھڑی ڈھونڈو ڈھونڈو سے کیوں چپ ہو کھڑی۔ اونچی بھی دوڑو لپی

بھی دوڑو۔ چھوٹی بھی دوڑو۔ ابا ابا چور کے مزدور سوئی دور دور دیکھیں نہیں گھور

نیشے میں سے چور پئے تے بھنگ۔ آنا نا نا۔ پڑی تھی دنگ۔ آنا نا نا ہوسے سب

تنگ انا نا کر د میں جگ انا نا۔

وزیر۔ اے فاضل نہ کرفالی شور و بکار بے ریشاں ہیں ہم گم ہوا شہر یار

خفاقت تیر سی یہ جاتی نہیں تجھے شرم کجاست آئی نہیں

فلفل۔ مثل ہے جو کہ گادہ برس گیا کیا یہ بچا بہت مجھ پر عتاب آپ کا  
 کیا شترادہ توڑ ہو نہ ڈاٹ سے کہ من نیر اور ابجہستم سے  
 وہ بطخ میں روٹی لپکاتے نہ ہوں یا حمام میں وہ مناسے نہ ہوں  
 وہ گھو میں ہی ہونگے نہ گہراپے ذرا آپ ہی جلنے دیکھ آئیے  
 ذرا دیکھ لو اسے وزیر چسپیں پریشانی اس طرح لازم نہیں  
 وزیر۔ ہیکار گفتگو سے باز آنا حق باتیں نہ بنامیرے ہمراہ چل شہر سے نکل شترادہ  
 کی تلاش کریں جادو مراد پر قدم دہریں۔  
 فلفل۔ چلنے پر تیار تو یہ ملک خوار ہے مگر کچھ سوچ بچار میں ہے۔  
 وزیر۔ کیا ہے۔  
 فلفل۔ میں دو جوروں کا مالک مرد سا لک ہوں اونکو کس پر چھوڑ دوں بھلا ان سے  
 کیونکر منہ موڑوں۔

وزیر۔ میری بی بی ہے جو کہ جان جہاں وہیں گی یہ دونوں ہی ملکر ویاں  
 یہ اب میرے لشکر سے جلدی کو کہ جان جہاں اور کل فوج کو  
 سبھوں کو لئے جاؤ اب ہندوستان کہ والدہی جان جہاں کو ویاں  
 کر دیکھ میرا جل کے ویاں انتظار میں آ جاؤ لگا کر خدا ہو گا یا ر  
 فلفل۔ بجالاؤں میں حکم سرکار کا سپاہی لڑے نام سردار کا  
 ابھی میرے لشکر کے جانا ہوں پاس سنا تا ہوں ارشاد کو بے حراس  
 وزیر۔ سنو شترادہ یو اب میری بابت کہ رہنے سے آتا نہیں کچھ بھی ناقد  
 چلو چل کے صحرا انور دی کریں اُسے ڈھونڈ لائیں کہ ہم خود مری  
 پیچھے دلوں کا بھی کھل جائے گا کہیں پر تو شترادہ مل جائے گا  
 (سہ۔ کا چلنے کو تیار ہونا)

گنا سب کا۔ دیکو ہے وحشت نے گھیرا سارے دگو وحشت نے گھیرا۔ ماں خدایا تیرا سایہ چھنے  
 پایا تو صاحب انس و جان۔ ہم کو خدایا مہر دے کہتے ہیں سر جو بکار مل جائے شاہ راہ  
 میں تجھ سے ہے التجا کریا رسی غمخواری تو ساری اسے باری یہ سن لے دے

## باب پہلا

## پرہ چوتھا

## باغِ مرجانِ پری

دشمن زادہ شمس کا بیہوش لیٹے دکھائی دینا اور مرجان کا اسکو بگانا  
 گانا۔ مگر کھل رہے کس ڈھنگ سے گوری گوری شمس چمکے کیا خوبی کیا روپ سجیلا  
 تجھ پر واروں نے مرجان چبا دہر کم سن رہے ان لیاں میں شازن من تو  
 پر کیا فتنہ بلچھین رہے۔ جاگت ہوں یا سہنے ہو گیاں۔ سو جبت ناہیں  
 کلبے اس آن ابھی تو ہے بچپن رہے (شمس کا حیران ہو کر اٹھنا)  
 گانا شمس۔ کن موہے کیا پریشان دل حیران ہے اس آن مور سی جان اکہ مہمورا  
 گہرا ہے جیاجیا جیا۔ کس نے دکھ موہے ایسا کسے ابھی دیا ویا دیا کون  
 یہ انسان ہے شیطان کہ جو ان دیکھ لیا۔ اس نے ہے لکان کیا اب تو میرے کھیا لیا لیا لید  
 گانا مرجان۔ (ظاہر ہو کر) پیارے تو لے مورا جیا لیا لیا۔ مہمے تو نے شیدا کیا گیاں کی واری  
 موری تو پہ جان پر پیار سی مان مان مان۔ جان لیا مان لیا پر نہ تو نے بات کیا کیا  
 تو نے چھین لیا جیا جیا جیا۔

اسے شہزادہ جس وقت تجھے میں نے خواب نام میں دیکھا ہے  
 ہوش جاتے رہے اک نگاہ کے ساتھ۔ صرخت ہوا اک آہ کے ساتھ  
 پر کیا دل نقدیر کی خوبی جو کلافت ہے۔ ٹکڑو کفرت ہے وہ بھی خدا کی قدرت ہے  
 شکر غم ہوا الم آرا خانہ رعیش لٹ گیا سارا  
 شمس۔ بس یہی میرا جواب یا ثواب ہے زیادہ گفتگو سے اجتناب ہے  
 در بدر نہ مایہ فرسائی سے کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے  
 مرجان۔ نہ ہوتا اگر دل تو محبت بھی نہ ہوتی نہ ہوتی محبت تو کچھ آنت ہی نہ ہوتی  
 شمس گانا۔ اور دور سہٹ سہٹ پر سے سہٹ دور دور بندر والی چال نکالی  
 بھتی والی نہ رالی بھونڈا انخرہ بھدا اچھرہ دور دور چھانڈا دسے چھیڑا دے

کاہے تو مور اچھوت ہے گروار

مرجان - اسے پیارے میں وار ہی۔

شمس - اوہ کار جار ہی۔

مرجان - میں ناں چندر تو ہے تارا تیرا حیرا چڑا پیارا۔

شمس - ہندرجیا جیرو تیرا تو نے مجھ کو ناحی گھیرا۔

مرجان - مجھ کو جاناں لگے لگانا مے اڈانا۔

شمس - پاس دانا بول دجانا شکل چھپانا دور دور۔

مرجان - او جانی آجانی۔

شمس - شیطانی طوفانی۔

مرجان - سنا دانی کیوں بھانی۔

شمس - دور دور دور۔

گنانا مرجان - بات بنا ہم کاری اسے خبردار تو رہی بات جیت مہے ایک نہ بھاوے

گھور گھور لنگو کاہے دلپت ہے کاری ہے جنم جنم تو ہے قید میں وہی بات

مرجان - ہر دم ضحیتیں کرت ہوں میں اتنی ہزاری نہیں مانی دسمے خبردار

(مرجان پری کا نالی بجانا اور دیو کا حاضر ہونا)

اسے دیو اس کو پیکار کر طلسم میں جا کے اسے قید کر کہ وہاں سے نہ عمر گھر کہ مر جانا

دہاں گھٹا گھٹا فخر۔

(دیو کا شہزادہ کو پیکار کر بیجانا)

پرہ پانچول

باب پہلا

مکان وزیر

(وزیر کی عورت جہاں کسی موت میں کھائی دینا)

گنانا - رو کیوں طرح سے دل تمام لیں ہیں کیونکر فصیح کیونکر کریں گھٹا گھٹا دیکھ کر ارب کیونکر

جان نہا کہ آپ کے ہم تو ہمہ ہر حالت میں  
خضر مجاہدین کو کچھ راستہ ان ہی پوچھوں  
پھیر لین جان جہاں ہم سو گناہیں کیونکہ  
منزل عشق کی سطر ہوتی ہیں نہیں دیکھ  
جسکے نزدیک ہوا کہ پھیل ساقبل عشاق  
اُس بچا جو سے راہ در ہم بنا ہیں کیونکہ  
شہزادہ شمس گم ہو گئے اب یقین ہے کہ میری  
اور میری تہائی کا خیال دل میں نہ لائینگے اور نکل ہونا طفل کا

فلضل۔ جناب جان جہاں صاحب اب سفر کی تیاری کیجئے۔ اور گھڑی پوٹلی منہ حال ہے  
کیونکہ سفر و سفر کی صورت ایک ہے۔

جان جہاں۔ کیوں اس کی وجہ کیا ہے۔

فلضل۔ آپ نے سن نہیں کہ سب سے ساتویں سال چکر میں آتا ہے۔

جان جہاں۔ اور میں۔

فلضل۔ آپ کو میری دونوں بیبیوں کی حفاظت کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔ کہہ دے کہ میں  
بھی انہیں کے ساتھ جاتا ہوں۔

جان جہاں۔ ملو میرا دوسرا صبح ہوا۔

فلضل۔ اس صبح ہو یا غیر صبح مگر اتنی ہرمانی کیجئے کہ میری گوری بیگم کو صبح کو نہ شہزادہ  
کریبھی عادت ہے۔ چاہ پیاہ پیالے کے ساتھ تازے پیکے کے پراٹھے کھا دیں گے۔  
آپ کو اس کے گلے کی قسم ہے۔

نہ بجا لاؤ گے اگر آپ وصیت میری۔ سب پراٹھوں میں گھس جائیگی نیت میری  
کا نا جان جہاں۔ دکھیا سرس بھی دیکھے ہوئے ہیں پر نہ ہزار شر بار ہوا غ جگر  
کو نہ مار ڈا اس جیو سگری ہوتی ہے قسمت میری۔ چڑھی ہے آنت گری دل پر شہزادہ  
فرقت ہوئی ہے یہ تار بر سے سلا رشل چار۔ دکھیا سرس بھی لبتی۔

پر چھپا

باب پہلا

جنگل

(داخل ہونا مگر رخ شہزادہ تھا وزیر فلضل کا)





اس واسطے غافل نہ رہنا چاہیے۔

فلقل - حضرت وزیر بدتدبیر ہر منیر و کبیر نے اپنے گوش تذبیر کی رکیا فرماتے ہیں کہ  
ہو شیار سو یو - بھلا آپ ہی فرمائیے کہ سوئے لید ہو شیار سی کہاں رہیگی نیشل ہے  
پتیا کھڑکا اور بندہ بھڑکا۔

راجہ جانیاز کا سہرا نکا رتوں کے شکار کھیلنے داخل ہونا  
گاتا راجہ جانیاز - شیر دل شیر دل - ہو ہو شیار  
شکار سی - ماں سرکار ہم ہیں ہو شیار ماں سرکار ہم ہیں ہو شیار -  
جانیاز - ہے ہرن رہو ہو شیار -

شکار سی - ماریں بڑھ کے ابھی تلوار -

جانیاز - کھینچیں جلد سی سے شمشیر کر دیں آہو کو پنج پیر چوڑیں چکی سے اب تیر اس کے دلو  
دائیں کھائے گر کر جب چکر پھیریں گردن پہ پتھر سے ہرن ہے ہرن ہے رہو ہو شیار  
شکار سی - ماریں بڑھ ابھی تلوار -

جانیاز - آخا کون پر سی رشک قمر نہرہ مشرما سبز و نوا امیدہ کی طرح لبیر خاک  
پر آرام پا رہی ہے - کہ جس کو دیکھ کر طبیعت مانتوں سے نکل جا رہی ہے لئے  
یہ بیٹھے بھائے کیا ہوا میں نہرا جہاں سے اس کا والہ و شید اہوں میں قوم کا  
راجہ اور ملک ہند کا بادشاہ عالیجاہ سکندر مرثیت دارا پناہ جمشید جاہ فریدوں  
کلاہ رستم دل اسفید یار قوت بازو میں ہم وزن بہن ہوں مگر عاشق مزاج ہوں  
اور کوچہ احسو کا محتاج ہوں راجہ جانیاز میل نام ہے رانستام سلطنت کے  
اچر ہیر و شکار جمیش و عشرت میدا کام ہے - ہیر شکار آیا - خود شکار ہوا - کل کارہ با  
سے بیکار ہوا - تازہ آفت میں گرفتار ہوا - ماں لے دیو ان اس مناع دل و  
جان کو آسپتہ زمین سے اٹھا کر لے جایا اور خواجہ سرا سے کے سپرد کر کے حکم  
دے کہ آج شب کو لباس فاخرہ پہنا کر ہماری خواہگاہ میں حاضر کرے تاکہ اپنا  
پرہیز کرے۔

چیتا کہ سریت ساتھ سرکے چو ہو سو ہو - اب ہم تو سر پہ بار عجب اٹھا چکے

اور ان دونوں نامرادوں کو یہیں پڑا رہنے دو۔  
 دلیوان سلسلے خداوند نعمت پر عورت عالم جنات سے ہے آدم زاد نہیں اس کا کچھ  
 اعتماد نہیں اگر یہ چوڑک پڑائیگی تو بالائینائیگی۔ اس کے پر نہیں اوپر اڑ جائیگی  
 اگر حکم ہو تو دوائی بہوشی سو نگھا دوں اور مکان میں لیجا کر شیشہ میں اندر دلا  
 پہلے اس سے حضرت سلیمان کی قسم لیجئے پھر شیشہ کا منہ کھول دیجئے راجد  
 باندہ بیروصل کیجئے۔

جانباز۔ مناسب ہے مگر بہت جلد۔  
 (شکار یوں کا پردی کو اٹھا کر لیجانا)  
 فلفل۔ (اٹھک) مثل ہے مر گئے مردود جنکی نہ فاتح درود۔  
 (فلفل کا منخرس سے منہ کو بند کر کے آوازیں دینا رعب کو بیدار کرنا)  
 اور آپ پھر سو جانا۔ وزیر دشمنزادی لقا کا بیدار ہونا گلچ کو نپا کر  
 گانا تھا۔ فلفل دیکھو علیہ دی دیکھو کہاں گئی یہاں سے گلرخ جان۔  
 فلفل۔ میں کیا جانوں اے بی بی بسایا ہوگا بہرستان۔  
 لقا۔ پوچھو اٹھ تو دریر سے چوڑیہ دل لگی شیطان۔  
 فلفل۔ اہی وزیر صاحب اٹھو غائب ہو گئی گلرخ جان۔

وزیر۔ کیا ہے جی۔  
 لقا۔ چپ چپ۔  
 فلفل۔ کچھ نہیں جی۔  
 لقا۔ چپ چپ۔  
 وزیر۔ مجھ سے بھی تو بولو۔ جلد ہی کیوں کہتے ہو چپ چپ او فلفل دیکھو۔  
 لقا۔ دفعۃً میری چوٹ کھل کھل تو گلرخ کو نپا یا۔ یہ کیا خدا کے ہم پر غضب ڈالنا  
 صد اس زمین سے چھٹا گئے اس بگل میں اسٹا گئے۔  
 وزیر۔ افسوس ہائے افسوس۔  
 فلفل۔ دلسے افسوس صد ہزار افسوس۔

وزیر سے ایک فتنہ ہو تو سر کے ہوا تھا جینا۔ پڑ گئی اور یہ کیسی میرے اللہ سے نئی  
گلچے جانکی جہانی کا ہمارے دلوں پر صدمہ عظیم ہے۔ مگر مجبور ہی ہے۔ یہ بھی مشیت  
خداوند کو قسم ہے۔ گو صبر کیا را نہیں مگر نینر صبر کے چارہ بھی نہیں رہا اب گے دریا  
قائل ہے۔ عجب مشکل ہے۔ چلے اگر کوئی کشتی یا جہاز بھائیگا۔ تو وہ خدا کے دے  
جہاں جو اس ہمارے تباہ شدہ کشتی کا ناخدا ہے۔ پار لگا کر گاس  
دریں دریا کی بیاں میں طوفان موج افزا۔ سرفاں میں سلیم اللہ عجمی ما و مرسلما  
آیا کچھ علامات جہاز کے معلوم ہوتے ہیں وہ ایک باد کش کا مستول دکھائی دیتا  
ہے۔ چلے چلے اب دیر نہ کیجئے۔

فلفل۔ آنکھوں کے اندھے نام نہیں سکھ اجی ہم سے تو یہ دریائی سفر نہیں ہو سکتا  
چچا سودی کا قول ہے۔

بدریاد منافع بے شمار است اگر خواہی سلامت پر کنار است  
اگر آپکا دریائی سفر کا ارادہ ہے تو ہمارا سلام لیجئے۔ بندہ عرض ہوتا ہے۔  
وزیر۔ اب ہمارے ملاقات کہاں ہوگی۔  
فلفل۔ حشر میں ملیں گے۔

وزیر۔ کیا ناہنجار زمانہ ہے جیسے اپنا سمجھو وہی میگاہے۔ اس مصیبت اور تنہائی  
میں ہماری رفاقت چھوڑتا ہے۔ نمک حلائی سے منہ موڑتا ہے۔

فلفل۔ کیا نمک کسی کے باپ کا ہے ملک تو پھاڑے آتا ہے (جانا فلفل کا)  
گانا نقا۔ حبش و حشرت کا کلام آتا نہیں اب تو مجھ سے بھی نام آتا نہیں  
منزل مشہور و کتب تک ملے نہ ہو کتب تک نہ بھیں مقام آتا نہیں  
چرخ ہے در پہے ہمارا راتہ ن راہ پر یہ رنگام آتا نہیں

چرہ ساتواں

باب پہلا

جنگل  
(داخل ہوتا فلفل کا)

گنا فلفل - یار واپ سنئے ذرا حال میرا غم سے بھرا کئی برس آرام سے شاہ کے  
گزرے ساتھ - اب سفر میں کٹ رہا ہے - چھو دن رات یار واپ سنئے -  
روز و شب ہے مجھ کو میری بیبیوں کا دھیان -

ایک تو کالی کالی بیگم دوسری گورہی جان - یار واپ سنئے -  
زر و گھر سب چھوٹا میرا چھوٹا سارا کام -

دم کے پیچھے ساتھ ہے باقی فلفل میاں نام یار واپ سنئے -  
مثل ہے آئے کا چراغ گھر میں رکھوں چاہے چلے چاہے نہ چلے کسی پر کیا  
احسان - (داخل ہونا سوئے گا)

سوئے گا - (الگ ہو کر) اس شخص کی کچھ آن بان ہے دیکھوں کہ کوئی پہلوان ہے ذرا  
اس کو آزما تو لوں کیوں میاں پہلوان کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے -  
فلفل - کیا ہے میاں بد انجام شکستہ دندان الو کی دم فاختہ -

سوئے گا - (الگ ہو کر) میر کو سرا سیر لگتا ہے پہلے اس کو قافیہ میں اڑاؤ (فلفل  
سے) اگر آپ کو دندان میں قافیہ درکار ہیں - وہ ہی بندہ سنائے کو تیار ہے  
لو سنئے مہربان کی عقل کی گدی میں ہوتی ہے - کچھ اور قافیہ گنواؤں تک بندی  
آپ کو سناؤں -

فلفل - (الگ ہو کر) مثل ہے ہر ذرے رامنوئے دار - تو مجھ سے بھی زیادہ قافیہ  
گو معلوم ہوتے ہیں - اب خاموش رہنا بھلا ہے -

سوئے گا - (فلفل سے) جیسا دو گے ویسا لو گے جو آپ نے کہا اوس کا جواب لیا -  
فلفل - (الگ ہو کر) گزرنا اس کو شلوں میں لیجئے - اور دق کیجئے -

سوئے گا - اچھا میاں اب تم مجھ سے شلوں میں لیتے ہو میں بھی وہ فقرے سناؤں قافیہ  
گنواؤں کی یاد کرو -

فلفل - اچھا تو پھر آ جاؤ -

سوئے گا - ساتھ پاؤں سکھ سلائی سپیٹ کھٹا لار -

فلفل - چار کے سر پر عرس کی بیگار -

سوٹھ - چور کے گھر مور۔

فلفل - چھو ندر لگائے چنبیلی کا تیل۔

سوٹھ - حال میں حال وہی میں موسل۔

فلفل - دہو بی کا چھبیل ایک او اعلیٰ ایک میل۔

سوٹھ - بھڑے کی کماٹی مونڈانی میں گنوائی۔

فلفل - ملا کی دوڑ سمجھ سک۔

سوٹھ - کرکٹ کی دوڑ بات تک۔

فلفل - تنہیلی پر سرور جانی نہیں جاتی۔

سوٹھ - ہزار ہا تھی لٹیکاتب سوالا کھلیگا۔

فلفل - ماتھ پاؤں کی کاہلی منہ میں موجھیں جالیں۔

سوٹھ - بچے کی ناک کٹی سوا مالشت اور برھی۔

فلفل - وہی نامی چوبسب کو مونڈ ہے۔

سوٹھ - وہ دن لگے جو خلیل خاں خاقت اڑاتے تھے۔

فلفل - نئی فقیرن پیڑوں پہ الاوتا۔

سوٹھ - نئی جوانی مانجا ڈھیل۔

فلفل - منہ لگائی ڈومنی گاؤں تال تال۔

سوٹھ - مفت کی شراب قاضی کو بھی ہے حلال۔

فلفل - سادون اندر ہے کہ برابر ہی سوچتا ہے۔

سوٹھ - اجڑی مسجد گاڑا امام۔

فلفل - یہاں تو سیر کو سوا سیر لگتا ہے۔ اب خاموش ہی رہنا پھل ہے۔ جتا بھالی

فریسیئے کہ آپکا کیا نام ہے۔ اب جیسے دیکھئے ناحق منزل کھوئی نہ کیجئے۔

سوٹھ - من بھلائے منڈا بلایئے فریسیئے آپ کا کیا نام ہے۔

فلفل - عقل کے ناخن لیجئے۔ میرا نام نامی اسم گرامی سرفل ہے۔

سوٹھ - کل کے جوگی ہاتھ پر چٹا۔ بھی حضرت میرا اسم مبارک سوٹھ ہے آپا نیچو حوال

کو درست کر لیجئے اور اُن کا صدقہ دیجئے۔

**قلقل**۔ شکل چڑیاؤں کی دماغ پر یوں کا۔

سونٹھ۔ کیا شستر غمرے دکھاتے ہو لو سنو ہم تم کو ایک بات سناتے ہیں۔ یہاں کے ہمارا

بہادر ایک پر کو جنگل سے لائے ہیں۔ اور اُسے شیشے میں بند کر رکھا ہے۔ وہاں

بہت دھوم دھام ہے۔ گانے والوں کا اڑدھام ہے۔ اقسام اقسام کے کھانے

یک رہتے ہیں۔ عام دعوتیں ہوتی ہیں۔

**قلقل**۔ غرض باولی ہوتی ہے۔ (الگ ہو کر) اب کسی حیلہ سے وہاں جاؤں اور گلہ

کو چھوڑا لاؤں۔

سونٹھ۔ کیا کموں صاحب عورتوں کا ظاہر کچھ باطن کچھ ہوتا ہے۔ میرے پاس چھپ

چھپ کر لیاں بھینیں۔ کچھ ناچتی گاتی تھیں۔ اور کچھ یوتی کا لیتی بھینیں۔ اور میں عورت

و تو تیرے گھر بیٹھے اللہ اللہ کر کے گوشت روٹی کھاتا تھا یکے بعد دیگرے

سب چلی گئیں۔ شل ہے ابے رسی کے گائے بھی نہیں باز صی جاتی داب خود طلب

کھا لیتا ہوں اور کچھ کھا لیتا ہوں۔

**قلقل**۔ ہاں صاحب خدمت سے عظمت والاگ ہو کر ایہ ہیں تو آخر میں کجبر لگے۔

سونٹھ۔ کہ بکمال کن کہ عزیز ہے جہاں شوی دیکھا آپ کو ناچنا گانا آتا ہے۔

**قلقل**۔ ہاں کیوں نہیں کچھ تھوڑا بہت کر ہی لیتا ہوں لیجئے سنئے۔

کاٹا۔ چلو تیار سی دما چنتا دو شرانگل نہ سپرا دھنی۔

بادل کی ساڑھی پہنی۔ تاروں کی چوٹی پہنی۔ رنگل نہ سپرا دھنی۔

سونٹھ۔ یہ آپ نے درست فرمایا۔ مگر یہ تو کہنے کہ ملہا رکس وقت گایا جاتا ہے۔

**قلقل**۔ موسم برسات میں خصوصاً صبح باغ میں۔

سونٹھ۔ کیا غریب لیں گانے کے لئے بھی کوئی وقت مقرر ہے۔

**قلقل**۔ اچھاں جیسا کہ ناگک کے راگوں کے لئے کوئی وقت معین نہیں ہے دیا

ان کے لئے بھی۔

سونٹھ۔ (الگ ہو کر) درد داری گانے کی دولاہیں صحیح یہ تو مجھے خوب

کہ حضرت کو گاناہ انا تو کچھ نہیں آتا صرف زبانی جمع خرچ ہے۔  
خفا۔ مثل ہے ماتھ پاؤں ڈھیلے جی مانگتے چیتے۔

دوسرا  
پہرہ اکھول

باب پہلا

دینا  
(دریا میں کشتی کا اظہار ہونا جس میں ماہ افتادیر کا بیٹھے دکھائی دینا)  
گانا

سب کا۔ پار جلد لگا ملاح پار جلد لگا  
دیکھ کر ان موجوں کو تیار سے پیرا  
کشتی کو بچا اللہ اس کشتی کو بچا  
سالم ہے کشتی ملاح پار جلد لگا  
چلتی ہے اب اندھی اور موجوں گھیرا  
ٹوٹے گی کشتی ملاح پار جلد لگا  
طوفان نے گھیرا دیکھو طوفان ڈگھیرا  
کشتی کہیں بھنور میں جلائے نہ چکر  
ٹوٹے گی کشتی ملاح پار جلد لگا  
پار جلد لگا ملاح پار جلد لگا  
ابادشاہ جان عالم کا کشتی میں سوار ہو کر دریا کی سیر کرتے ہوئے داخل  
ہونا۔ کشتی کو ڈوبتا دیکھ کر حیران ہونا

جہاں عالم۔ اے ناخدا با خدا سطح آب پر کوئی عورت نہ تھی یہی آ رہی ہے رشایہ کوئی  
جہاڈ ٹوٹا ہے۔ اور اس غرق آفت سے ہر اہیوں کا ساتھ چھوٹا ہے۔ جہاڈ  
جہاڈ جلد نکال لاؤ۔ اگر اس کو زندہ نکال لاؤ گے تو تم کو نہال کر دوں گا۔ زروچہا  
سے دامن مراد بھر دوں گا۔ جہاڈ جہاڈ اب دیر نہ لگاؤ۔  
ملاح۔ حضور بھی جاتے ہیں اور اُسے ماتھوں ماتھ نکال لاتے ہیں۔

ڈراپ سین

## باب دسرا

پہرہ پہلا

## دربارِ راجہ جانیات

(سب درباریوں کا کھڑے دکھائی دینا۔ پری کاشینے میں دکھائی دینا)  
 گانا۔ بازی جیتا کھیل یہ کھیل کسپا پانڈا والا۔ گلشن میری تقدیروں کا پھولا پھلا کیا ٹولا  
 صورتِ لاشانی اس پرچمن منجھے دارا۔ پایا پرچم گھر بیٹھے جو تخت ہو ہے بالا  
 میر جہان میں قربان تھکولایا جالاک سے۔ چیل ہوں تیرا میں یا یہ مجھ سے بیباکی سے  
 سونجی مانجی شیفے سے چھٹ جاتی ہیں پرچم کے افسر کی گرم قسم کھائی ہو  
 گانا گلرخ

مقید کر دیا محکو عبت پر کاشیتے ہیں۔ بلا سے جان بھی لیے نہ دے آزار شیفے میں  
 نکال بیگانہ سو وصل کا کر نام اپنی غلام۔ سلیمان کی قسم مر جاؤ لگی سرار شیفے میں  
 صنم ہے شیفے دل میں میرا وہیں ہوں ہیں۔ ادھر دلدار شیفے میں ادھر غمخوار شیفے میں  
 گانا دونوں کا ملکہ

جانیات۔ جو چاہوں میں کرہ تجھے تو میرے بس میں ہے۔

گلرخ۔ یہ چھوڑ دے خیال ہو بے حیا ہوس میں ہے۔

جانیات۔ ممکن نہیں رہائی تیری تو نفس میں ہے۔

گلرخ۔ میری رہائی قبضہ فریاد رس میں ہے۔

جانیات۔ جو صنم مجھ میں ہے وہ کسی کو الہوس میں ہے۔

گلرخ۔ کیا حسن پاک آپ کی شکل گس میں ہے۔

جانیات۔ تو وصل کر قبول عبت پیش و پس میں ہے۔

گلرخ۔ میں کیا کہوں تو نشہ بھنگ و چرس میں ہے۔

جانیات۔ اے جان من اگر اصل سے مسرور کرد اور حضرت سلیمان کی قسم کھا کر پاس بنا

منظور رکھ تو کچھ مشکل نہیں رہائی اپنے مافہ ہے شیفے کا منہ توڑ ڈالنا کیا بڑی بات

ہے۔ اور بھر وصل سے انکار ہے تو خبر تم کو اونیہا رہے ہے۔



سرور قدسیں گھڑوں میں پیچھے دھن لاکھوں ہیں گلشن دہرین لیلیٰ کو چین لاکھوں ہیں۔  
میں تیرا عشق زار ہوں اور وصل کے لئے بقیار ہوں۔

گلشن کے کیے عاشق بھی ہو کیسی چاہ تم کہاں میں کہاں معاذ اللہ

دل میں تو نہیں بڑے بڑے ارمان تو مدہم پر یہ خدا کی شان

نعت ہے تیری شکل پر ہر شام دیکھا لاجل ولایت الالباب

وصل کا نام منہ سے لوگے اگر دیکھ دھاؤنگی میں بھوڑے سر

ایک چہرہ ہٹ کے بیٹھو منہ بواؤ کہے چونی بھی گھر شکر سے کھاؤ

جانباز سال صاحب ابھی آپکا غصہ اٹھا نہیں آپ کی تفریح کے لئے محفل عیش و عشرت

ترتیب دیجاتی ہے ہر طرح سے آپ کی دلجوئی کی جاتی ہے۔ کوئی حاضر ہے لڑاکر

کا داخل ہونا ہمارے خاص گلشن والیوں کو بلاؤ اور تاکید کرو کہ ابھی طرح

سے ناچو اور گاؤ غلاو اس کے جلد شراب حاضر کرو اور جام پر جام دہرو

(آنا سیلیوں کا گاتے ہوئے اندر سے)

### گانا سیلیاں

باد بہاری کبھی تنگ کرے رنگ ہے اور تنگ ہو کے رنگ۔ باد بہاری

بھوم بھوم گنگدو اباجے سکھیاں انا ناٹھیا۔ چلو ساری سکھی گل سنگ

ناچیں ناچیں بھی ناچیں کریں رنگ مل رنگ بھٹانا بھوم۔

بھٹانا بھوم بھوم بھوم چلے ہاں۔ بھٹانا گنگدو اباجے بھوم

ناچیں سب گھوم۔ سیلیاں گاویں آئے تا نوم ندر سے دیم۔

دیکھینگے۔ راجہ پرنای نادھن دھنا دیم دیم تنگ ترکٹ دریا

اب ناچ سے لپکے کمر پیار پیار سی سکھی۔

(فلفل کا باہر سے آواز دینا)

فلفل۔ اندر پڑھ چو پڑھ راجہ۔ سیر خواجی ملے سیر کیا جاو چو بدار کا داخل ہونا۔

چو بدار۔ رخصتو کی گنجین در دولت پر ہے اور آنے کے لئے اجازت کی خواہش ہے

راجہ۔ سچا جاؤ بلاؤ لڑاؤ چو بدار کا جانا۔ داخل ہونا فلفل کا دہانے لبا نہیں ہونے کا طالع بھانا



کہ چوری کا کیا انجام ہوتا ہے (فلفل کا مال وغیرہ اٹھا کر جاتے ہوئے شیشہ کو توڑ  
جانا پڑی گا اڑ جانا)

## باب دوسرا

راستہ

(داخل ہونا اور ک خانم کام)

گانا۔ ہوا بہر شکار میرا پھیرا نام اور ک خانم میرا۔ جس گلی میں تین ہوں جاتی خداوار  
کوئی گر جاتی۔ اُسے جال میں اپنے لائی۔ کوئی تنہا جو مجھ کو ملے۔ اُسے گانٹھوں  
فریب میں لائے مال اس کا کھانوں۔ لے لے اُسے موت نے سمجھو گھبرا  
نام اور ک خانم میرا۔

میں البیل چنیل چھبیلی نہایت چل بلی انا رکلی ہوں۔ عاشق مزاجوں کو بھندے میں  
لانا گل رخسار دکھانے بلبل بنا نا میرا کام ہے۔ جب کوئی مسافر نظر آتا ہے تو  
میں اپنے حسن کی بہار جو بہن کا اُسار چڑھاؤ اذکار کا راستہ دکھاتی ہوں۔ اور میں  
مُسکراتی کی بی بی ہوں جو کمانی ہوں کچھ خچے میں لاتی ہوں۔ باقی زمین دفناتی ہوں۔  
ظاہر میں بلی بھیلی ہوں پر آسان میں چکنی چوڑی ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ آج صبح بھی  
صبح ناشتہ ملاوہ مسافر آتا ہے۔ مسل جاتی ہوں باتوں میں لاتی ہوں مال و اسباب  
اُڑاتی ہوں۔

(داخل ہونا فلفل کا سر پہ گھسٹنے ہوئے اور اور ک خانم کا چھپ جانا)

فلفل گانا۔ لے کپڑوں کا سر پہ بھارا فلفل ہے بنا بیجارہ۔ بن عورت نا چا گیا اور پری  
کو میں نے چھپڑا یا۔ پھر مال پہ تھو مارا۔ فلفل ہے بنا بیجارہ۔  
سولہ ضلع دیکھا ناڈیہ اور دنگ آباد۔ پر نہیا اور بیڑا جلیگا رانچو رنگ  
سنگل۔ نل کتہہ ہا بیکھا۔ محبوب نگر بھی رشتہ ور نگل۔ اند مال بل نگل۔  
اطراف ملکہ پھر کر آیا سارا۔ فلفل ہے بنا بیجارہ  
ایک آدمی کا بوجھ۔ جو تھک گیا ہے۔ ذرا دہ لے لوں۔



فلفل۔ مثل ہے کیا وقت پھر مانجھ آتا نہیں۔ ہم تو وصل کے لئے تیار ہیں۔ مگر تمہاری صورت دیکھ کر میری چھاتی دھڑکتی ہے۔ اور پسلی پھڑکتی ہے۔  
گانا دونوں کا

فلفل۔ دیوانہ ہوا میں دیوانہ۔

اور ک۔ خاتم۔ ادنیٰ۔ ادنیٰ۔

فلفل۔ تم پر اے۔ دل سے مذاہنوں بانگی ادا پر۔ اللہ سے جو بن کا ٹھٹھا۔  
اور ک۔ خاتم۔ کیا سچ ہے۔ الفت تمہاری محبوبہ تو بچی کیونکہ لگی ہے بوسوں کی چٹا۔  
فلفل۔ جی ڈال ڈال۔

اور ک۔ اس میں شک نہیں کہ آپ میرے ہو اور میں آپکی ہوں مگر ایک کام کہجئے کہ جس میں آپ کا خاندان ہو اور مجھے بلا سے بھجات دے۔

فلفل۔ فرمائیے وہ کیا کام ہے۔

اور ک۔ آپ حاکم سے چکر اٹھا کہہ دیجئے کہ یہ میری عورت ہے۔ اور میں نے اسکو طلاق دیا۔ اتنی تکلیف فرماتے کے عوض میں آپ کو یہ بیس روپے کا نو دیتی ہوں قبول فرمائیے۔ دیکھنا دو ٹکڑے ہیں۔

فلفل۔ (الگ ہو کر) چنیے کہ بے سوال رسد دادہ خداست (اور ک۔ خاتم سے) پہلے نوٹ تو دیدیجئے اور یہ فرمائیے کہ اس میں کوئی دہوکا دہی اور مصیحت نہیں ہے۔

اور ک۔ (نوٹ دینا) یہ لیجئے۔ دہوکہ دہی اور مصیحت تو کچھ بھی نہیں ہے ایک شخص اجنبی مجھ کو اپنی بی بی قرار دیتا ہے جس سے کہ میں سخت ناراض ہوں جب میں تمہاری بی بی قرار پا جاؤں اور طلاق نامہ حاصل ہو جائے۔ تو مجھ کو حاکم طو سے آزاد ہی حاصل ہو جائے گی تو پھر میں آپ کی خدمت اچھی طرح سے کر سکتی ہوں۔

فلفل۔ پھونک پھونک کے قدم رکھنے کا زمانہ ہے۔ بغیر چلیے میں حاکم کے سامنے پکار پکار کر لاکار لاکار کر کہہ دوں گا۔ مثل ہے۔ غریب کام نکالنا تو اسب ہے۔

ادریک - بہت خوب ایسا ہوگا - چلئے چلئے دیر ہوتی ہے۔  
فلفل - مان چلو چلو تم آگے اور میں ہٹتا رہے پیچھے - جانادوں کا

پرہیز

باب سہرا

اجلاس

رہا ہیوں و حاکم کا بیٹھے دکھائی دینا

گانا - حاکم حاکم تو اعلیٰ پیرا زمان ہے بالا - تو ہے - تو ہے صاحب منوالا -

سب پر ہے احسان تیرا - تیرا فرمان ہے جاری دینا تالیخ ہے ساری  
نیری مایتیں ہیں پیاری نافرمان تیرا - چور اور ساہوکار تو جانے ہر ایک  
تو بچائے نہ سچا جھوٹا بیشک تو جانے - کچھ کو ہم سب میں مائے فیصل سمجھے  
تو جس کا اچھا اسفر ہوتا ہے اوس کا - کب ہو شاکہ وہ کسی کا ایسا فرمان  
نیرا - عادل ہے تو تو بیشک تیرا اوصاف ہے - ہر ایک دینا قائم ہے -  
جلتک - تو بھی قائم ہوتا تک - در پر نیرے جو آیا اپنا مقصد بھر پایا  
سب پر تیرے سایہ ایسا دامن تیرا -

رہا ہیوں لگا جاننا فلفل کا داخل ہونا

فلفل سے برآمدن کار امیدوار - یہ از قید بندہ شکستن ہزار  
حاکم - کیا کہا -

فلفل - حضور یہ میری بی بی ہے -

حاکم - اچھا پھر آگے -

فلفل - یہی کہا کہ میں نے اس کو طلاق دیا یعنی کہ عاق کیا -

حاکم - کس لئے تالاک دیا -

فلفل - رموز مملکت خویش خسرواں دانند -

حاکم - لے نیک نخت بی بی کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرا خاوند بچھاؤ والا کہ  
وہ اگر تو ناراض ہے تو بتیں امر کا بند و بستہ کیا جاتا ہے - نار و لفظ -

ملکان علیحدہ ضمانت محبت  
اور کھلم کھلا ہاں حضور محض مرضی طاوتہ۔

حاکم۔ دل تمہارا کیا نام ہے۔

فلفل۔ شک آنت کہ خود ہو بندہ عطار بگوئے کیا جناب آپ میرے نام نامی ام  
گرا می سے واقف نہیں ہیں افسوس۔

حاکم۔ افسوس کا کیا موقع ہے۔ بھلا میں تجھے کیا جانوں کہ تو کس کھیت کی مولیٰ ہے۔

فلفل۔ مثنوی پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی۔

حاکم۔ اس کا کیا سبب ہے۔

فلفل۔ مثل ہے کہ اندھا کا بیٹا سا تڑاہ آپ نے سن لیا ہوگا۔

حاکم۔ کیا سن لیا ہوگا۔

فلفل۔ آپ نے سنا نہیں جس کو حیا اس کو ایمان آپ سجدی علیہ الرحمن کو جانتے نہیں

حاکم۔ ہو واد ساڈی ترجمہ سجدی کون تھا۔

سرخ شستہ وارہ ہی داز پوٹ آف شیراز۔

حاکم۔ اولیس آئی نووٹ ساڈی آف شیراز۔

کیوں نہیں ہم اس کو جانتا ہے۔ اور ماننا ہے۔

فلفل۔ تم جانتا ہے اور ماننا ہے تو ہم بوٹا ہے۔

نظر کن چوں سجدی سوخوستان روان شد فلفل بہند وستان

حاکم۔ اس موقع پر اس شعر کا کیا مطلب ہے۔

فلفل۔ سرکار شک کی دوا القمان کے پاس ہی نہیں ہے۔

حاکم۔ او بیوقوف تم فضول تک بکدشت کرو۔

فلفل۔ حضور یہ آپ نے کیا کہا میں بڑا معزز اور لائی آدمی ہوں۔

حاکم۔ ہمیں ایسی فضول گفتگو سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ بیان کرو کہ

خوشت کا کیا نام ہے۔

فلفل۔ غریب کی جو روح۔ وفا تم نام ہے۔

حاکم۔ منطوقہ کیا۔

فلفل۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔

حاکم۔ زوجہ ثانی مسلمان عورت کا نام کمیا رکھا گیا۔ البتہ یکا یا بی۔ حیدر بانی

دلیو کا لائی۔ پاپا یا پانی۔ پارسیوں کا نام ہوتا ہے۔

فلفل۔ بچوں کے نام سے باپ کی لیاقت ظاہر ہوتی ہے۔

حاکم۔ بچوں رکھا ہے۔

فلفل سینگ کٹا کے پھڑواؤں میں سے۔

حاکم۔ بس چپ رہو معلوم ہو چکا۔ اسے عورت تیرا کیا نام ہے۔

ادرک خانم۔ حضور میرا نام ادرک خانم ہے۔

حاکم۔ طلاق کا سبب ہے۔

ادرک۔ حضور خاوند کی مرضی۔

حاکم۔ روکیل سے (آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں)

بہر طرہ۔ اس مقدمہ میں دوا قابل غور ہیں جس پر میں عدالت کو توجہ دلاتا ہوں اول

یہ کہ مسماۃ ادرک خانم کو مسٹر فلفل نے پرہیزا رغبت طلاق دیا۔ اور عدالت

کے روبرو طلاق دینے کا اقرار ہوا۔ پس یہ امر محض مسماۃ ادرک خانم کے

خاوند مسٹر فلفل کی رضامندی پر موقوف تھا۔ کیونکہ بموجب قانون عدالت طلاق

امر پر ضرور ہے کہ ہر ایک اہل اسلام محض اپنی خواہش اور

رضامندی سے اپنی شکوہ عورت کو طلاق دیکر رہے۔ خواہ وہ بد اخلاق ہو یا

با اخلاق ہو۔ چنانچہ اس کے ذمہ عادی ہو گا اس بارے میں چند نظریں عدالت کے در

پیش کرنا ہوں انڈین لاریر پورٹ مشہور ۱۸۷۴ء کے صفحہ ۱۱۲ سطر ۱۱۲

عدالت مائیکورٹا ممالک مغربی و شمالی باجلاس مسٹر جسٹس فائز مسٹر جسٹس

پائیزر بمقدومہ مسماۃ شتاب بیگم و جلد باز خاں۔ دوسری نظیر انڈین لاریر پورٹ

مجلد ۲۷ صفحہ ۱۱۲ سطر ۱۱۲ عدالت مائیکورٹا کالانہ باجلاس

مسٹر جسٹس پوس مسٹر جسٹس گھوس۔ دو۔ راز مرید ہے کہ جس میں مسٹر فلفل اپنی شکوہ



عورت اور کہ خاتم یہ صحت نفس و ساقہ عقل و بد عدالت کے طلاق دیکھا۔ تو  
آئندہ مسلمات اور کہ خاتم کی آزادی میں وہ کس طرح سے خلل ہونے کا  
مجاز نہیں ہے۔ اس واسطے یہ ضرور ہے کہ عدالت بوجیب و رسم و رواج قانون  
مسلمات مذکور سند طلاق عطا کر دیں۔

حاکم - طلاق ہو چکا عاؤ۔

فلفل - چلو آؤ بی بی مطلقہ مکان کو چلیں۔

حاکم - اے بخت کیا تو لڑکری کر گئی۔

فلفل - لیجئے۔ حاکم صاحب کی لت بدلی۔ طوطے کی طرح آنکھ پھیری۔

حاکم - چل بچہ سے کون پوچھتا ہے تو کیوں بکے جاتا ہے۔

اور کہ خاتم - جی ہاں کر دوں گی۔

فلفل - دن یا رات کی۔

حاکم - تم کو وہ ٹی پکانی آتی ہے۔

فلفل - نہائی کے بال اور کھائی کے گال نہیں چھپے رہتے۔

حاکم - پھر باتوں میں مداخلت شروع کی۔

فلفل - مداخلت کر سیکھا تو آپکا ارادہ پایا جاتا ہے۔ شل ہے دریا میں نہا اور گر سے ہر۔

اور کہ خاتم - جی ہاں مجھے روٹی و سالن پیکانے بچے آتا ہے۔

حاکم - کیا تنخواہ لوگی۔

فلفل - روزانہ ماٹا۔

حاکم - او یا جی تو نہیں مانتا بس چپکارو۔ ورنہ سزا پائیگا۔

اور کہ خاتم - خداوند تنخواہ کی کیا ضرورت ہے۔ بند ہی نا چیز آپ کی کنیز سے سزا

پرور آپ نے میرے شوہر کی رضامندی پر مجھے طلاق دلو اور یا رب

میر بھی وصول کرا کر دلو اور دیجئے۔

حاکم - ہاں ضرور ضرور بیان کرو کیا حرم مقرر کیا گیا تھا۔

اور کہ خاتم - پائینور و پیسہ سکھ رائج الوقت۔

فلفل۔ لہو لگا کے شہید وہیں داخل ہوئے۔ حضور نکاح ہی کب ہوا تھا۔ جب نکاح نہیں ہوا تو میر کیا میر نے اللہ

حاکم۔ جب نکاح ہی نہیں ہوا تھا تو تو نے طلاق کیونکر دیا۔ مجیدار ول مجیدار۔ اس کا تمام سامان اور لباس اوتار لوہ اور اس نیک بخت بی بی کے سپرد کر دو۔ جب تک یہ پانچ سو روپے ہر کے ادا نہ کرے زیرِ دست رکھو یا زنجیر کر دو۔ میرا وہ انصاف ہے کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے ہیں۔

فلفل۔ وہ ہو بی سے بس دچلا تو گدے کے کان اپنے

حاکم۔ پھر زبان درازی شروع کی۔

فلفل۔ بقول شخصے کم زور مار کھائے کی نشانی ہے۔

حاکم۔ اس زبان داز کو جلد لیجا کر قید کر دو۔ اور اس نیک بخت عصمت ار بی کو ہمارے بنگلہ پر پہنچا دو۔

(جانا رب کا فلفل کو سپا سونکا گرفتار کر کے لیجا)

## باب دوسرا پر وہ چوتھا

راستہ

(دوڑیر کا داخل ہونا)

وزیرِ قسمت کی برگستگی سے کشتی دریا میں ڈوب گئی میرے خداوندِ نعمت کی بی بی شہزادی ماہ لقا مجھے چھوٹ گئی۔ یہ عصائے سامری کچھ تو میرے کام آیا دریا کی بلڈوں سے بچا کر کنارہ پہ پہنچا یا اب رات دن صبرِ نوردی بادیہ گردی چھ گم گشتگوں کی تلاش میں اوقات بسر ہوتی ہے کسی کا پستہ نہیں ملتا کیا کروں مجبور ہوں میرا بس نہیں چلتا۔ کاش شہزادی ماہ لقا کی پلا میرے سر پہ آئی ہوتی۔ حق تعالیٰ سے طرہِ طرح پر داز کر جانا۔

مسدس

بخت خفینے یہاں تک ہمیں آزار دیا کوئی غصا ہے اپنا نہ تو موسس اپنا

دور گردوں نے زمانے میں کھایا کیا کیا ایک دم بھر کہیں آرام نہ بھولے سہی  
 یوں گرفتار رہتے رہے ہیں ہم تو رات دن مورد آفاقت رہے ہیں ہم تو  
 فلفل - (آنا شور کرتے پانچولوں) ہائے ہائے ہائے - حیا کہاں ہے ہیا  
 وزیر - (بچانک) آنا یہ تو فلفل ہے - ہیں ہیں چھوڑو چھوڑو (سپاہیوں کے) ب  
 ملکہ اس بیچارے پر کیوں ٹھٹھ کرتے ہو -

جمعہ دار - اس قیدی کو بعض پانچ سودینار دھر کے قید کی منراہولی ہے۔ اس کو  
 حراست میں لئے جلتے ہیں۔ حاکم حکم بجالاتے ہیں۔ جب تک پانچ سو روپے  
 کی ادائی نہ ہوگی۔ اس کی رٹائی نہ ہوگی -  
 وزیر - مہر کا ہے -

فلفل - اجی میں نے ایک عورت کو طلاق دیا تھا۔  
 وزیر - کیا تو نے اپنی کالی بیگم تو نہیں دیا -  
 فلفل - خدا کے تم اپنی بی بی جان جہاں کو طلاق دو۔ میں کیوں اپنی کالی بیگم کو طلاق  
 دوں۔ واہ جناب واہ -

وزیر - آخر پھر کس کو طلاق دیا۔  
 فلفل - اجی دوسروں کی عورت کو طلاق دیا ہے بشل ہے غیر کے مال پر دیدار  
 وزیر - کیا کسی عورت کو نکاح میں لایا تھا۔  
 فلفل - اجی نہیں جناب نکاح کسے کا قبل از نکاح کسے یہ کچھ اور ہی معاملہ ہو گیا  
 ہے۔ آپ نہیں جانتے۔

وزیر - غیر کی عورت کو تو طلاق دینے والا کون تھا۔  
 فلفل - سب بتاؤں -

وزیر - اچھا معلوم ہوا اسی سپاہیوں یہ میری ہیرے کی انگوٹھی ایک نہرار روپے  
 قیمت کی ہے اور اس قیدی کو رٹا کر دو۔ پانچ سو روپے ہر سرکار میں داخل  
 کروا۔ اور پانچ سو روپے تم کو بطریق انعام دیا جائے گا۔ اس کو رشوت نہ سمجھو۔  
 جمعہ دار - آداب عرض ہے۔ جائیں میاں قیدی صاحب تم کو آزاد ہی -

فلفل - ہمارا باب قیدی ہیں نے کچھ چوری مٹھوڑی کی تھی۔ جو چور نہ جانتا۔ وہ  
 صاحب لٹا۔ آپ بھی پٹے بیوقوف ہو۔ سہلا انگوٹھی دینے کی کیا ضرورت  
 تھی۔ یہی چند روز قید خانہ میں رہ آتا۔ مفت کا لپکا لپکا یا کھانا ملتا تھا۔ مثل  
 سے پریشاں پر سے جان قربان۔

ونہیر۔ واقعی مجھ سے بڑی بیوقوفی ہوئی۔ جو توجہ کو چھوڑ کر بیوقوف کسلا یا  
 فلفل۔ دیرین چہ شک۔

ونہیر۔ خیر اب نصیحت چھوڑ دے۔ رشتہ زادے کی تلاش کے لئے ساتھ  
 فلفل۔ چلے۔ چلے۔ مجھے کیا عذر ہے۔ مثل۔ ہے صبح کا بھولا شام کو گھبرا جاؤ  
 تو اسے بھولا ہوا نہیں کہنے چلے جناب (جانا دوست کا)

## باب سہرا پر وہ پانچواں

محل پانچواں

رشتہ زادی ما، لقا کا آہ و زاری کہتے داخل ہوتا

کا نا ادا لقا

ایری ایری میاں سے ملاؤ رسی، منوا کو داہن چین نہ اوسے۔  
 پکھینا ناغم کھانا گھیرا کماں جانا۔ ایری سندھ صورت واک موہنے کھلاؤ  
 ناظم ساجن کو لے آؤ۔ ایری۔

جان کے کارن، گلین شگفت چھان چھری ہوا

دیکھ سمن۔ ر آئی پھر کر ملاں واکا ستا

کشتی کوئی دوسرا میری اپ جان نہ جانے پاسے

قالم یہ جو نکال لایا موہیہ نظر بند فلا سنے۔ ایری

ایٹا نا چالہ ناظم

پیارے جوئے۔ ساجن سے۔ دست خیرا جان بھی آنکھیں توری تواری  
 زلیخاں کالی ناگن جیسی پالی۔ رشتہ کس چیز لب محل میں نف

مشک ختن میں پیارے پیاری اپنے پیارے سے مست گھر جان  
دل و جان تن تو پر وار پیر اپنا رائس دن لمبھیں ہر دم تو پیاری  
بہی میں بنا۔ موسے جانا۔ الگن لگانا۔ تو تو ہے موری جان۔

### گانا ماہ نقا

دور و عمر لاگ کا برگد دار سے۔ توری بیاں میں لاگوں ننتی کرے چھا  
کلبہ مہے لپٹے ار سے بے پیر سچھ سچھ۔ دور و ہرن کا ہے کرں کوئی  
نابین دست ہے کو کو سناؤں میں بیتیاں رے سنوار سوار حقہ تھر تو کچ  
ٹے مورا اب ڈرت جید مان لے۔ عرض عرض۔ دور ہرن۔

### گانا جہاں عالم و ماہ نقا

جاں عالم۔ میں تو تو را سجن ہوں۔

ماہ نقا۔ ہمارے دیولنے رشتہ زادہ شمس کی میں تو موہن ہوں۔

جاں عالم۔ نکالام کو دریا سے میرا احسان تم مانو کہ جان من مجھ سے سو جان  
اپنا دوست جانو۔ حسین دھو لہو رت بادشاہوں ہند کا میں بھی خدا  
کے فضل سے ہوں آپ سے بھی خوب و مانو گل کی طرح سے شکل ہے  
میری دیکھو غنچہ دہن ہوں۔ میں تو تو را سجن ہوں۔

ماہ نقا۔ جا بے دیوانے سے

میرے حق میں ہی بہتر تھا کہ دریا میں نہ جاتی۔ مگر تجھ بدکار کے بچہ میں سرگز نہ آتی  
خراق یا ہے بے نیچ و الم جو اس پر پڑے۔ گلے کاٹا تو ہوتا ہو جان میری گھبراتی  
اپنے شمس کی تو میں موہن ہوں۔

جاں عالم۔ میں تو تو را سجن ہوں۔

گانا۔ مان لے ری موری پیاری بات (دو دنوں کا سوال و جواب)

ماہ نقا۔ چھانڈ دے رے موسے مورا نا تھو۔ ار سے رے رے کلانی لچکائی

جا بے رے ٹٹے ار سے رے رے۔

من ہے مار جت گرجا۔ جھانڈا دے۔

## گانا ماہ لقا

کا ہے رے کا ہے موہے کو تو چپکا دے رے۔ میں تو ہوں اپنے شمس کی  
 سوہن۔ کا ہے رے موہے کو۔ ناہیں تو منگ پھل بل کر۔ نو۔ سو موہا پھل مار  
 کے ماں لے ظالم تو چھانڈ دے مو کو رکھو تو را موہے کو نہ بھادے رے بڑے ہوں  
 جانا ظالم۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ آپ کو میرے وصل سے انکار ہے حالانکہ  
 میں ملک ہند کا شہر بارہوں۔ جانا ظالم میرا نام ہے۔ میری کوئی اولاد نہیں ہے  
 ایک لڑکی جان جہاں جس پر تو فلموں جادوگر عاشق ہوا تھا۔ اور اس نے مجھے  
 اور کل باشتگان شہر کو بچہ کا بنادیا وزیر زادہ جان نثار کا آنا ہوا۔ اس کی بدولت  
 رہائی کا بہانہ ہوا۔ جان جہاں اس وزیر زادہ سے منسوب ہوئی۔ جان نثار  
 اپنے شہزادے کی تلاش میں چلا گیا۔ میری نور نظر جان جہاں اپنے شوہر کے  
 فرق میں چل نکلی۔ اب تک اس کا پتہ نہیں اب میری سلطنت اور دولت کی تم بھٹار  
 ہوتا بیدار ہوں۔

ماہ لقا۔ کیا آپ جان جہاں کے باپ ہیں۔

جانا ظالم۔ کیا آپ جان جہاں کو جانتی ہیں۔

ماہ لقا۔ کیوں نہیں۔ وہ تو میری عا نثار سہیلی ہے۔

جانا ظالم۔ یہ کیا کہا۔ اس محلے کی تشریح کیجئے۔

ماہ لقا۔ میں شہزادہ شمس کی بی بی ہوں۔ جان نثار جس کا وزیر اعظم ہے۔ اور جان جہاں  
 جان نثار کی زوجہ محترمہ ہے۔

جانا ظالم۔ (اٹک ہو کر) مجھ سے اسلئے درجہ کی بیوہ تو فی ہوئی (ماہ لقا سے) آپ میرے

محسن و عظم ہیں۔ میں اپنی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں اور وہ الفاظ جو میں نے

آپ کی جناب میں بے ادبانه کہے تھے۔ رب واپس لیتا ہوں۔ میں امید کرتا

ہوں کہ آپ اوس سے درگزر کریں گی۔ اور مجھے معاف کریں گی۔

چو پدار۔ خداوند شہزادہ جان جہاں میرے لشکر و فوج لشکر لائی ہیں۔

جانا ظالم۔ الحمد للہ بہت جلد بلاؤ۔ (چو پدار کا جانا) شہزادہ صاحبہ خدا کے واسطے

لڑکے کی رو پر و میرا عیب چھپا بیٹے اور میں نے جو آپ کے ساتھ حماقت کا  
برتاؤ کیا۔ کسی پر افشاں کیجئے۔ لاشد تھا نے سراط العیوب اور غفار الذنوب ہے  
آپ کو اُسی کا واسطہ دیا جاتا ہے۔ (داخل ہونا جہاں کا)

جہاں جہان۔ ابا جان قدم بوسی عرض کرتی ہوں۔

جان عالم۔ جیو جیو بیٹی عمر دراز باد تمہارے شوہر کہاں ہیں اور یہ دونوں عورتیں کہاں  
ہمراہ کون ہیں۔

جان جہاں۔ شہزادہ شمس گم ہو گئے۔ راون کی تلاش میں میرے شوہر گئے ہیں اور  
یہ دونوں عورتیں ناضل کی بیبیاں ہیں۔

جان عالم۔ کیا ان کو پہچانتی ہو۔

جان جہاں۔ انا یہ تو شہزادی ماہ تھا میں میرے شوہر جس شہر یار کے وزیر ہیں یہ

ایٹی بی بی ماہ منیر ہیں۔ شہزادی صاحبہ بندگی عرض کرتی ہوں آپ کہہ۔

ماہ تھا۔ قسمت کی گردش یہاں کھینچ لائی۔ کشتی دریا میں ٹوٹ گئی۔ رب چھوٹ گئے

موت کی گردش میں پھرتی ہوں مگر وہ بھی نہیں آتی۔

جان عالم۔ میں نے اس گورنایاب کو دریا سے نکالا ہے۔ اور محسن و عظم کی طرح رکھا

ہے۔ اب تم اور یہ مل رہی ہیں دریا کو جاتا ہوں۔

ماہ تھا۔ کیا کہیں خزانے میں دل بیقرار ہے۔ سینہ دکھ رہے۔ جینا ہال ہے۔

بڑا حال ہے۔

گانا۔ گودہ بٹھا مگر ہمارا اسی تھا ساتھ اس کا ہمیں ہر طور گوارا اسی تھا

اب تصور میں بھی آتی نہیں صورت وہ نظر زلیبت کا اپنے نقطہ اتنا سہارا اسی تھا

کوئے قاتل کی زمین پر ہی نہیں ہر موقوف یہ فلک بھی تو عدد و ما کے ہمارا اسی تھا

دفنہ آگے کیا جو خزاں نے پامال کہ دشمن ابھی بلبل نے سنوارا اسی تھا

(داخل ہونا گلنے پر لپکا)

گانا۔ سنو سکھیاں ہیں ساری غذائی میں سیکھا کوٹ ہونڈ پھری۔ سنو سکھیاں

دیس دیس چھان پھری میں۔ شہزادی کو تو نہ پابا سکھی۔ سنو سکھیاں۔

(سب کا ملکہ خدا شکر یہ ادا کرنا)  
 گانا۔ شکر اللہ کا سب مل سائیں۔ اس کی تو حسیف۔ سب کو سنا ہیں کیونکر نہ  
 سر کو ہم جہ کا یں آئی آئی اسے بہن با بنچوں سے ملے ہیں جہاں دین بکھلا  
 عیش کا جہن۔

ماہ لقا۔ تم آئیں کہ ہر ہے جان جہاں۔  
 جانچناں۔ یاں کہ ہیں شاہ میرے ابا جان۔  
 سب۔ کیونکر نہ سر کو جھکا یں آئی۔  
 گلرخ۔ میں لگا لوں گلے آؤ۔ اپنی حالت مصیبت سناؤ۔ فلفل کی سپیاں  
 تم بھی آؤ۔

جانچناں۔ سنئے سنئے اے پر سی۔ چھک تم سے میں چلی۔ سیدھی ہی اُن سے آملی  
 ماہ لقا۔ مجھ کو امید کب متی یہاں۔ تم کو پاؤں ملی۔ اے جان جہاں۔  
 کیونکر نہ سر کو ہم جھکا یں۔ آئی آئی اسے بہن۔  
 گلرخ۔ ہے مصیبت بہت کچھ اٹھائی۔ عید بیٹھے میں رہ کے آئی فلفل نے آکر  
 کی بھلائی۔

کالی سلیم۔ کہئے کہئے میری جان۔ فلفل میاں جی ہیں کہاں اون کے لئے ہم ہیں۔  
 گوہری بیگم۔ نیم جان۔

گلرخ۔ فکر فلفل کی مت کر یو۔ اب ملا دیگا۔ جلدی خدا۔  
 سب۔ کیونکر نہ ہم سر کو جھکا یں۔ آئی آئی اسے بہن۔  
 ماہ لقا۔ کشتی دریا میں ٹوٹی تھی مائے اس کے ابانے مجھ کو بچائے سوز پر نادا  
 کو تو ہرگز نہ بچائے۔

جانچناں۔ جا میں جا ہیں اب کہ ہر وہ اسے۔ ڈوب کر کیونکر نہ ردولی پر بیٹا سر  
 گلرخ۔ میری ہمشیر کہنے کو ماں وہ ملائیگا خالق جان۔ کیونکر نہ سر کو جھکا یں۔

دُر آپ سین



## باب تیسرا

## پروردہ پہلا

جنگل

(داخل ہونا وزیر جان نثار اور فلفل کا)

گانا فلفل

وزیر صاحب کی اب دھول جھڑی دیکھو بڑی پڑی مثل کڑی  
 میں اڑاؤنگا جوں پھل جھڑی کہ جیسے سنا نانا نا ہوا ہلکی ہلکی  
 کیسی راستے کی دھول جھڑی پہاڑی پڑی ہے لکے کھڑی  
 گانا تو یہ میرے کیونکر یار جانی میں ناکام جیلوں گرچہ چلنا اس آں سے بہتر تھا پاؤں  
 میں نہیں تو ان دیریں نہ دیر ہی نہ کہ قدم دہروں فضل بکے دی  
 ہے ذوالجلال۔ اعلیٰ امد لے دیا لانا تو ہے۔ امدت لے دیوے دیوے  
 خوشحالی پاؤں مراد لی کیونکر یار جانی میں ناکام جیلوں۔  
 فلفل مثل ہے ضعیف پر نزلہ گتا ہے۔

وزیر۔ کیوں اس کی کیا وجہ۔

فلفل۔ بقول شخص رکھ رانی اپنا پانی (داخل ہونا) درک خانم و سوٹھکا  
 سوٹھ۔ (ای بی بی سے) بی بی اورک خانم بیان کرو کہ میرے سفر کے جانے کے  
 بعد تم نے کیا کیا کیا اور کس کس کو داؤں پر چڑھایا۔

اورک خانم۔ بتا رہے ہیں کہ بعد مجھ سے فلفل کی کی ملاقات ہوئی۔ سب کچھ  
 لئے چھین کر لے پانچو روپیہ میرے کے مری پھر حاکم نے مجھے مانا بنایا پھر  
 کانگیاں پھیرایا میں نے جو موقعہ پایا یہ زیور کاٹ دیا۔ وچہ اڑایا۔

سوٹھ۔ میرا دل بہت خوش ہوا کہ تو نے فلفل کو دھوکا دیا اور اس کا ربا لے  
 اسباب چھین کیا۔ اسے وہ تو بڑا ربط اسفاک چالاک پیاک ہے۔ راجہ صاحب  
 اور اہل مجلس کو اور حضور مجھے شراب میں دھنوریکے بیج ملا کر پلائے۔ اور جو  
 پریشانی میں قیام تھی اس کو حضرت چھوڑا لائے۔ پھر تمام زور و جواہر اور

عہدہ سامان لیکر وٹاں سے چلے چئے۔ مجھے کچھ بھی نہ دیا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ بارہ برس بعد گھر واپس کے دن بھی پھرتے ہیں۔ تو نے بہت مناسب کیا جو او سے دھوکا دیا۔ مگر عصمت بچائی ہو۔ جب تو ٹھیک ورنہ بہت غلط وزیر پر۔ اٹھا یہ تو کچھ پیشہ کا حال معلوم ہوتا ہے۔ (سو نہ سے) میاں وہ کونسی پر سی تھی جس کو فاضل نے قید سے رہائی دی۔

فاضل۔ (راگ۔ ہو کر الاحول و لاؤۃ دشمن کہاں نجل میں۔ وزیر پر۔) (فاضل سے) تو اتنے حسد تک ہمراہ رہا مگر یہ حال کبھی نہ کیا۔

فاضل۔ مثل ہے انگلی پکڑتے پکڑتے پہنچا پکڑتا ہے۔ وزیر پر۔ مجھے علم غیب نہ تھا۔ کہ کیفیت دریافت کرتا۔

فاضل۔ بقول شخص کم گفتن کم خور دن عادت دانشتن ان است۔ سو نہ۔ ماں صاحب فرما چئے مجھ کو جو کچھ یاد ہے۔ میں بھی بلا مبالغہ بیان کر دینگا۔ فاضل۔ اپنی دہی کو کوئی کٹھا نہیں کہتا۔

وزیر پر۔ تفصیل کی کیا ضرورت ہے۔ مول کلامی کی تیری ہمیشہ عادت ہے ذرا جلدی بیان کر کہ گلے پر سی نے کیونکر رہائی پائی۔

فاضل۔ ماں ہاں بہت ہی مختصر عرض کرتا ہوں گلاب چنبیلی۔ موتیا۔ مولسری لہندہ مثل نسرين وغيره وغيره۔

وزیر پر۔ میں نے بھولوں کی تفصیل نہیں پوچھی ہے۔ گلے پر سی کی رہائی کی کیفیت پوچھ رہا ہوں۔

سو نہ۔ اسی جناب مٹر فاضل نے تو بیہوش کی کیفیت بیان کی ہے۔ بھیاؤ لکا ذکر ہی نہیں کیا سنئے آرم۔ اہلی۔ نازنگی۔ امرود۔ کھل۔ بڑا بل شریف۔ انار نیو۔ کٹھا۔ بیٹھا۔ بیر۔ کھٹیا۔ بیل۔ ناسپاتی۔ رسیب۔ کیلا کرخ۔ ان خربوزہ وغیرہ وغیرہ۔

فاضل۔ واہ صاحب وہ جو چھوٹی چھوٹی کیا۔ یونیس۔ وہ بھولو کسی کیا رہی۔ وہ گھر کر گس کی کیا رہی۔ وہ چینی کی کیا رہی۔

سو نہ دوا صاحب ساگوں کا تو ذکر ہی نہیں کیا۔ اکتا میرا ہی ذہن ناقص کیا۔ سننے لگا  
چو کا۔ ہماٹ۔ چو لائی۔ خرفہ۔ سرسوں کا ساگ وغیرہ وغیرہ۔

وزیر مجھے اچھے بیوقوفوں سے کام پڑا ہے۔ میں تو گلے پر ہی کا حال پوچھتا ہوں  
اور یہ بلغ اور بارٹیاں اولٹ رہے ہیں۔ طرفہ یہ کہ ایک منطقی تو میرے پیچھے  
پڑا ہی ہوا تھا یہ دوسرا فیلسوف کہاں سے آگیا۔

فلفل۔ اوجی وزیر صاحب ایک تو نے کی روٹی کیا موٹی کیا چھوٹی۔ لوبھی سننے۔  
پلاؤ نمکین۔ پلاؤ میٹھا۔ پلاؤ دو پیازہ۔ پلاؤ دم بختہ۔ پلاؤ اکتا لوان۔ پلاؤ  
پرانی۔ پلاؤ متعجب وغیرہ وغیرہ۔

سو نہ۔ ارے بس بس کہاں تک پلاؤ۔ پلاؤ بکھڑے رشاید نیکائے یا ننگاں کا تہا رہا  
جسم ہے کہ سولے چادلوں کے روٹی کا ذکر ہی نہیں وٹاں جو روٹیاں کھائے  
میں آئی تھیں وہ تو سننے۔ گاؤ دیدہ گاؤ زبان باقر خانی۔ پراٹھ بھٹی روٹی  
تھانسان شیرمال۔ کلچہ۔ پوریاں۔ کچھوریاں۔ خمیری روٹی۔ ڈابل روٹی۔ نان  
پاؤ۔ بسکٹ۔ نان خطائیاں۔ روغنی روٹی۔ سوڈان نان نسکھ الم علم وغیرہ وغیرہ  
فلفل۔ کیا سوکھی ساکھی روٹیاں ہی کھائی تھیں۔

سو نہ۔ اور جناب کیا بوں کو تو بھول ہی گیا۔ کیا باب ماہی کیا باب دریائی کیا باب  
کو فتر کیا باب بقیہ کیا باب گوشت کیا باب سبب کیا باب کھجور کیا باب خاکینہ کیا باب  
مرغ کیا باب شامی کیا باب لکھا کیا باب پرستہ کیا باب کلیجی وغیرہ وغیرہ۔  
فلفل۔ بھائی سب نمکین ہی نمکین شروع کر دیا۔

وزیر۔ بس بس او نامراد کہنوتو۔ وٹاں کھانا کیا کھا یا کہ یہاں میرے مشر کو کھا گئے  
بہتر ہے کہ کیفیت بیان کرو۔ ورنہ میں بغیر کئے چلا جاتا ہوں۔

سو نہ۔ جناب ابھی وہی بہت دوا ہے بہت سے کھانے باقی رہ گئے۔ طرح طرح کے  
دو پیازے دیو رہا ہوا۔ دوال چے دگل کھکے وسمو سے دوال پوڑے ابھی پوری  
طرح سے کہاں بیان کئے گئے۔ اگر آپ تھوڑی سی تو یہ فرما دیں تو دفتر کھل جائے  
ابھی سے غام سنگر اکتا گئے۔ انگریزی کھانوں کی تو بہت تفصیل باقی ہے۔

وزیر۔ مژگاں گودا بھی تو کھا گئے۔ تمام یہاں کے کھانے سنا گئے۔ اب تمہیں بھی سلام  
اور بہتاری تفصیل کو بھی سلام۔ مختصر کیفیت کو یہ بھی تو یہاں تک پہنچی اب  
خدا جانے مفصل بیان کرنے میں کتنی کتابوں کے دفتر گردانے جائیں گے۔  
فلفل۔ اجی خفا کیوں ہو رہے ہو۔

وزیر۔ پر ہی کہاں چلی گئی۔  
فلفل۔ مثل ہے جھگ میں مور نا چا کسی نے دیکھا کسی نے دیکھا۔ میں کیا جانوں  
کہ کہاں چلی گئی۔

وزیر۔ ٹئے افسوس کس کس کی تلاش کروں کہاں کہاں جاؤں عجب نہیں جو  
یونہی جستجو کرتا ہونا اُمید ہو جاؤں۔

سوٹھ۔ کیا جاب کوئی اور بھی کھو گیا ہے۔  
فلفل۔ جی ہاں مجھ سمیت چار آدمی کھو گئے ہیں۔ شہزادہ شمس اور شہزادی  
ماہ لقا لگنے جان اور ایک میں فلفل جان۔

سوٹھ۔ جناب عالی یوں صحرا تو ردی۔ سے کام نہیں نکلتا۔ آپ کو اگر گشتہ دہی  
تلاش ہے۔ تو یہاں سے قریب طلسم ہے۔ اس میں آئینہ سکندر دہی موجود ہے۔  
اس طلسم کو توڑ پیسے پھر آئینہ سکندر دہی میں ملاحظہ کیجئے۔ سب بکھڑے ہو  
نظر آجائیں گے۔ اور ایک دم میں لپکا بیٹھے۔ مگر کچھ طلسم کے توڑنے بھی سامان  
چاہئے۔ وہی مثل نہ ہو کہ بچھو کا منتر تو یاد نہیں اور چلے سانپ پکڑنے۔  
فلفل۔ اجی آپکے پاس منتر حینتر سب کچھ ہے۔

وزیر۔ خیر اب تن بہ نقد یہ جاتا ہوں۔ دیکھا چاہئے۔ کیا معاملہ درپیش آتا  
ہے۔ فلفل صاحب اب جلد ہی کیجئے اور جلد کیجئے۔

فلفل۔ ہاں ہاں چلے یہاں کیا وزیر ہے۔ فقط شہرت کا پیہر ہے۔

(وزیر کا جان فلفل کا بھی جانا چاہنا سوٹھ کا درکنار)

سوٹھ۔ ہاں یہ تو فرمایئے فلفل صاحب اس حصہ وغیرہ کی کیا تجویز ہے۔ وہ سب مال  
مناع کہاں ہے کہیں اور کہاں ہے کہیں سے میل سی تصنیف کیوں اسٹے ٹھہرا ہوں۔

ادریک خانم۔ ماں جی میاں فلفل جو آدمی صاف باطن ہوتے ہیں وہ پیچھے کی بات کو بھول جاتے ہیں، جیسے کہ تم ہو اور میں نے بھی کوئی بے نیت سے تمہارے ساتھ ساوک نہیں کیا۔ وہ تو صرف دل لگی تھی۔

فلفل۔ لا الگ ہو کر، اچی خالہ میں تم کو اچھی طرح سے جانتا ہوں آؤ بھائی سو میں نے ایک حصہ زمین میں دفنایا ہے۔ چلو چلیے۔

ادریک خانم۔ مٹو اسونٹھ کہتا تھا کہ فلفل بڑا چلاک ہے۔ خاک دھول کا چلاک ہے۔ ذرا کی مہلکی سے دم میں آگیا۔ اور حصہ دینے پر راضی ہو گیا وہ بڑا ہے۔ سوٹھ سے ڈر کر یہ تجوین پھیرا ہے۔ دیکھو تو سہی اسے حصہ پورا دیتی ہوں ایک بار دھوکا دے چکی ہوں۔ پھر بھی مٹے مورکہ کو اب عقل نہ آئی۔ اب میں ٹھوڑی دیر کے لئے لیٹی جاتی ہوں۔

(فلفل کا روتے ہوئے اندر سے آنا)

فلفل۔ اچی مہارا سوٹھ آجڑا گیا۔

ادریک خانم۔ کیا ہے میاں فلفل کیا ہوا۔ کیوں رو رہے ہو۔ میرے میاں کی خیریت تو ہے۔

فلفل۔ کیا بھوت خالہ منہ سے بات نہیں نکلتی وہ تو چلے گئے۔ ادریک خانم۔ کون چلے گئے۔

فلفل۔ اچی جہاں میں نے دینہ رکھا ہوا تھا نہ جب دیاں گئے تو دیکھا تو اوپر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بیٹھانے لگے۔ اس نے اون کو کاٹا وہ مر گئے۔ اچی مہارا سے خاوند مر گئے جی بادور کہتیں رنڈوا کر گئے جی۔

ادریک خانم۔ اچی یہ چٹا پٹ کیا ہو گیا۔ میرے اللہ پھر کچھ بھی تھا۔

فلفل۔ کیا کون منہ سے بات نہیں نکلتی۔ اسے بھلا ہوا اس سانپ کا مرے بعد اتنا بوسے۔ کہ میری ادریک خانم کو یہ کہدو کہ اپنی ماں باپ کے پاس چلی جائے۔ اور میرے کو اچھی طرح دفن کفن کرے (ردنا)

اد رک خاتم۔ تو پھر مجھ کو وہاں لے جایا۔ جہاں اُن کی لاش ہے۔

فلفل۔ چاد میری جان میں تم کو پہنچاتا ہوں

رنفل کا اسباب اٹھانا اور اد رک خاتم کا روٹے جانا۔ اس کو دیکھ  
لگا کر آنا ہر ایک سے، اسلام علیکم کہیوں کیسیا کیا۔ مثل ہے چاد کندہ را  
چادہ در پیش آمد کا معاملہ ہے۔

گنا نا فلفل

چوری کیبی بدینساں کر دم نہ کوہ بودم۔ غیر ذلکا مال یہاں کر دم نہ کر وہ بودم  
دہو کا مجھ دھوا د رک من ہم بدل بودم۔ دشمن کو یوں پریشان کر دم نہ کر وہ بودم  
کپڑوں کا ایک پٹل زرا شرفی جواہر۔ یوں مفت پیدا کیسیاں کر دم نہ کر وہ بودم  
فلفل پونا میرا سفاکی پیشہ دارم۔ از مال خوش گذراں کر دم نہ کر وہ بودم  
اپنے باپ سے فلفل اب یہیں ناچو گئے کو دم گئے یا وزیر صاحب کی بھی تلافی  
جاتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دونوں بلا کی طرح نازل ہوں پھر وہی مثل  
ہوگی۔ سوئے سے گھرا فی حسینی۔ اسلام علیکم (جان فلفل کا سوئے کا اندازہ بنا  
سوئے۔ فلفل صاحب اور فلفل صاحب کہہ رہے گئے کیا ہو گیا۔ دینیہ کھودنے  
کے واسطے کہ ال بیٹے آئے وہیں کے ہو رہے۔ ارے یہاں تو فلفل  
بھی نہیں اد رک بھی نہیں کہیں مجھے دھوکا تو نہیں دیا۔ مجھ کو ایک پتھر  
کے پاس بٹھا دیا۔ اور کہا یہاں دینیہ ہے۔ میں کھودنے کی واسطے کہ  
لاتا ہوں۔ کہ ال بھی غائب اور خود بھی نثار در

(داخل ہونا اد رک خاتم کا)

اد رک۔ خدا نے تمہاری نئی زندگی کی۔ خدا نے تمہارا نہر اتارا۔ خدا نے بھر صورت  
دکھائی۔ (تجربان ہونا سوئے کا)

سوئے۔ اسے میں تو بھی دیوانی تو نہیں ہوئی خدا نے تیری نئی زندگی کی خدا  
نے تیرا نہر اتارا خدا کرے۔ مجھے نہر چاہیے۔  
اد رک۔ اچھا سناپ کا ٹاٹھا سکتے تار۔

سوٹھہ۔ آگے کون کہتے تھے اسی کجست ہندوستان میں آئی ہوئی تھی انشاءِ خدا  
ہوا مگر تیری زبان ٹھیک نہ ہوئی۔

ادرک۔ تم بھی تو ایسا بولے۔

سوٹھہ۔ میں تو بھول گیا تھا۔

ادرک۔ تو میں بھی بھول گئی تھی۔

سوٹھہ۔ تو خیر چلو دو تو برابر ہو گئے۔

ادرک۔ ابھی تو میاں نفل آئے اور کہنے لگے کہ تم مر گئے۔ مرے بعد اتنا  
بولے کہ ادرک کو بلا لانا۔

سوٹھہ۔ ارے مرے بعد کیا بولے یہ تیری سمجھ میں کیسے آیا۔ بھلا اسی  
بیوقوف مرا جو ابھی آدمی بولتا ہے۔ بھلا وہ پوٹلی اور زیور کا صندوق  
کہاں ہے۔

ادرک۔ وہ تو انہیں کے پاس تھا۔

سوٹھہ۔ انہی کے پاس تھا تو چوہنم رسید ہوا۔ ان کے باپ دادا کا قرضہ

جو اگلے زمانے کا تھا ادا ہوا۔ مثل ہے۔ چنے کھانے اور گڑھا میں

نہائے اسی ادرک میں نے تم کو کتنا سمجھا یا تھا۔ ناری کہ وہ بڑا پالاک

ہے۔ سفاک ہے۔ بیباک ہے مگر تو نہ سمجھی۔

ادرک۔ میں نہ سمجھی تو نہ سمجھی۔ مگر تو منہ پر داڑھی رکھ کر کیوں نہ سمجھا

خود تو کیا نہیں۔ اور جو میں نے کہا یا تھا۔ تو اس کی بھی حفاظت

نہ کر سکا۔

سوٹھہ۔ تیرا خزانہ تو تیرے پاس رہتا ہے۔ پھر میں کیسے اس کی حفاظت

کر سکتا ہوں۔

ادرک۔ مانی ملے کھو جڑا بیٹے۔ موندی کاٹے جو کچھ کیا تو نے کیا۔

سوٹھہ۔ جو کچھ کیا سو تو نے کیا۔

(راتے راتے دونوں کا اندر چلے جانا)

# باب تیسرا

## پرودہ دوسرا

دروازہ طلسم کا

(دیوؤں کا دربان کر کے دکھائی دینا)

گنا سب دیو

یہ درجے جمشید کی نشانی یاد رہاں ہیں ہم جاہل سیاہ رو سیاہ کا  
کر کے آدم کا شکار کھا دیں اُسے ہم سب لیل ہے جام یہاں  
جمشیدی جو اس کو پیوے پھر اس کو دینا کا سب رو ہو ہو آشکار  
دکھلاوے بہار سب ہی کامل۔

(دور پر کا آنا دیوؤں کا حملہ آور ہونا عمالی برکت سے)

(دیوؤں کا بھاگ جانا)

گنا تاوندیر

دھشت کا پھیرا البیڑا آفت نے گھیرا۔ میدان ہو گا۔ مار ڈر کے  
سنانا نانا بولے ہے۔ آندھی بگولہ۔ رین کا رسی ہے یہ ساری  
خوف بھاری ہے دل پر ابھی۔

گنا غیبی

خوش خبری یوں ارے سن پیارے پل پرے۔ ریدیر کیوں کرے۔ ابھی  
بھرے جبری۔ جام پاس جاؤ۔ جام پاس جاؤ۔ رے فکد دل میں  
کیا کرے۔ طلسم جمشید ہی کی ہے یہ دلبری سن سن رے  
جام دور ہیں دیکھے حال تو۔ حال سب کھلے۔ مان لے یہی کلام  
ٹھیک یہ مشکون اہل فال تو بے فکری ہوئی تیری۔ یہ ہمارے  
کو ذری۔



دیکھ سرسری دیویری پری۔ مان بات برتری۔ کچھ بے سرب کی  
افسری۔ دیوین کی ہو یہ زیبا سروری آؤ آؤ۔ آؤ رے۔  
جام کے دور میں۔ دیکھ حال تو۔ حال سب کھلے۔ مان لے یہی  
کلام۔ ٹھیک یہ شکون اہل فال تو۔

اعصائے سامری کا دروازے پر لگان دروازے کا ٹوٹ جانا  
(آئینہ کا نظر آنا)

وزیر۔ اب سکوت اختیار کر مجھ لپنے بادشاہ کی کیفیت اس آئینہ  
میں دریافت کرتی ہے۔

خلیف۔ میں جب سے آیا ہوں کوئی بات بھی کر رہا ہوں۔

وزیر۔ خاموش خلیف خاموش لے آئینہ سلکندی اپنی تاثیر دکھلا۔ ہم کو  
شہزادہ شمس سے بہت جلد ملا۔ اور وہ کس حال میں ہے۔ تبلا

(پہلے دکھاؤ کاغذ کاغذ ہو نہاد دوسرے دکھاؤ کوہ آتشین پر)

(شہزادہ شمس و مرجان پر لپکا دکھائی دینا۔)

وزیر۔ اے مولانا طلسم اس شہزادہ کو اور اس بد ذات کو جس نے اسے  
قید کیا ہے۔ فوراً حاضر کرو۔

دوسرے دکھاؤ کاغذ کاغذ ہو نہاد تیسرا دکھاؤ باغ سے

شہزادہ شمس و مرجان پری کا نکلتا اور وزیر و خلیف

سے ملتا

خلیف۔ لوی تو پہلے چپکے آئے میرا خیال غلط نکلا۔

وزیر۔ خداوند نعمت کیسی گزری۔

شمس۔ اچھی گزری میرے مرجان پر سی صاحبہ ہماری عاشق زار ہوئیں۔ وصل  
کی شایق ہوئیں۔ ہماری طبیعت نہ آئی۔ انہوں نے کوہ آتشین کی  
سیر کرائی۔

فلفل۔ اچھی زندہ بھی حاضر ہے۔ جناب عالی پہلے مجھ سے تو ملا ت کیجئے  
شہزادہ شمس۔ آنا کیا فلفل بھی یہیں ہے زندہ باش زندہ باش۔  
فلفل۔ غریب پرور کیا عرض کروں منہ پر عرض کرنا۔ خوشنما کی بات  
جناب بڑی بڑی تکیا فیس اٹھائیں۔ آپ کی جستجو کرنے کے لئے  
اب کہاں آکر پتہ لگا۔ (غصہ سے دھمکانا پری کو)  
وزیر و فلفل کا گانا

چل چل ساجن کو دینو دکھ بھاری۔ ساری۔ ساری تھواری تھو تھو  
تھو۔ تھو۔ تھو جباری۔ ساجن کو دینو۔

مرجان۔ حرم رنج سب چھوڑنا میرے فعل سے منہ موڑنا۔ مت دل کو  
یوں توڑنا۔ مالو میرا تھوڑنا۔

کی صورت۔ کیا صورت۔ کیا رنگت۔ کیا چال دکھائی پر سی بھول  
سے بڑی۔ چل ساجن کو۔

شہزادہ شمس۔ خیر ان کی خطا سے درگزر کرو۔ ان کی حالت پر رحم کرو۔  
فلفل۔ خیر کہیں روٹی پکانے اور سالن پکانے کے کام آویگی۔

(چھوڑنا شمس کا)

گانا شمس کا

نہیں اس کی نصیحت بُری ہے۔ بڑا عشق کا ہو یہ آفت بُری ہے

میری ہی نہیں ان سب کی حالت۔ یہ سب عشق ہی کی بدولت بُری ہے

یہ کدو دیتی پر غم و ہوش و خرد کو۔ محبت بُری ہے محبت بُری ہے

فلفل۔ بوڑھے ہوئے بھی کہیں پڑھائے سے پڑھتے ہیں۔

شہزادہ شمس (دور سے) ہاں ہاں دوزیر جہاں نثار دیکھیں کہ سیارہ  
 ماہ تھا و گلشن پری کہاں ہیں۔  
 قتل۔ اچھے کالی اور گوری کا حال تو دریافت کریں۔  
 دوزیر۔ اسے آئینہ سکندر می اپنا کر منہ دکھلا۔ اسے موکلان طلسم جلد سب  
 پھڑپھڑے ہوؤں سے ملا۔ اور پردہ مفارقت مٹا۔

پہلے دکھاؤ کاغذ کاغذ ہو نا دکھاؤ دوسرا سب آپس میں  
 ملنا دوزیر کا چھڑی دکھانا پردہ پھٹنا پھر وہی پہلا  
 دکھلاؤ بن غیب کا آپس میں ملنا۔ سہیلیوں کا حاضر ہو کر مہربانیاں

### گناسہیلیاں

آؤ گاؤ خوشی منی یہاں ابھی سبھی گیتیاں کر رہی تھیں رلیاں گلشن  
 بیچ بھائی رکیاں بل کر۔ چہلیلیاں چھک چھک پائل باجے  
 چھتھن موری۔ کہو کہو ہی خوشی کے ساتھ۔ دشمن و احب کی بازی  
 ہے مات۔ کوئی ناچے گا دے کون داری جاوے۔  
 کرم کرو داتا کا ہر دم ہر دن نت گن گاؤ سب۔  
 ہاں ہاں ہاں نہیں نت گن گاؤ سب ہاں ہاں ہاں۔  
 نہیں کوئی ثانی رب ہاں ہاں ہاں کہوں ہاں قوم قوم قوم۔  
 (سہیلیاں گا کر لند جاتی ہیں ڈر آپ گرتا ہے)

تمام شد

